

# ندائی خلافت

لارہور

ہفت روزہ

[www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org)

02

محل اشاعت کا  
33 وال سال



## تنظیم اسلامی کا ترجمان

26 جمادی الثانی 1445ھ / 15 جنوری 2024ء

# سے

## اے راہِ حق کے شہید

امریکی فون نے اون کے درمیانی بیان کیے ہیں کہ میں ہمارا کامپانی بیک کے اون گولی لگنے سے رُثی ہو گیا تھا، بعد ازاں وہ گولی کی تباہ کیا تھی جو اس کی تباہی کے لئے جو گولی لگنے کے بعد اس کا مقصود فرواد کے لوگوں میں اینی دیہشت اور رُحاب بخواہ چاہتے تھے کہ لوگوں میں اس کا رعب و دُبُدُجہ چاہئے اور اس بات کی خلاصت میں جانے کے امر ایک کامیابی کی طرف کا حُرمن ہے اور جو میاں میاں نکالتے ہے وہ چار ہوا چاہتی ہے۔ لیکن اللہ نے ان کی اس چال کو ان پر ہی ایک دیا ہے کیونکہ یہ دُبُدُجہ چوری دیا ہے اور ایک دیجے ہے اس کی پالانہ نہیں ات آئی۔ شہید کے اس میں کا اٹھا تھا کہ جو گولی کرتے ہوئے سبھے کی حالت میں اینی جان جان آخری کے پرداز کرتے ہے، وہ میں کی پالانہ نہیں ات آئی۔ شہید کے اس میں کا اٹھا تھا کہ جو گولی کرتے ہوئے سبھے کی حالت میں اینی جان جان آخری کے پرداز کے لیے دعا کو ہوگا۔ اس تصویر سے پوچھا جائیں کہ اسلام میں کسی تبلیغت میں اضافہ ہوگا، جو شخص یہ کہو دیتا ہے، وہ میں کی پالانہ نہیں ات آئی۔



وَمَكْرُونَ وَمَكْرُوكُونَ وَمَكْرُوكُونَ وَمَكْرُوكُونَ

”شہید کی جنموت ہے وہ قوم کی حیات ہے!“

لارہور: اس ایک میٹنگ میں، پریس کمپنی کو 94، ان گز رچے ہیں!  
کل شہر، تین: 23000 سے زائد، جن میں پانچ: 9100  
میٹنگ: 6500 - رُثی: 58000 سے زائد

## اس شمارے میں

بلوچستانی مارچ اور لاپتہ افراد

مسئلہ اقصیٰ و فلسطین

میری زندگی کا مقصد.....

غزہ کے ایک مخصوص بچے کا خط

اللہ کی چلنی

حکیم اسلامی کے زیر انتظام سینماز



﴿ آیات: 86-87 ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ النَّمَاءِ

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ عَوْقَالَ أَكَذَّبُتُمْ بِأَيْتِيٍ وَلَمْ تُحْيِطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝  
وَقَوْقَاعُ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يُنْظَفُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ  
لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهارَ مُبْصِراً ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَا يِلْتَقُوهُمْ يُؤْمِنُونَ ۝

آیت: ۸۲: «حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ عَوْقَالَ أَكَذَّبُتُمْ بِأَيْتِيٍ وَلَمْ تُحْيِطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝» ”یہاں تک کہ جب وہ سب آجائیں گے تو اللہ فرمائے گا: کیا تم نے میری آیات کو جھٹا دیا تھا حالانکہ تم نے ان کا علمی احاطہ نہیں کیا تھا؟ یا تم لوگ کیا کرتے رہے تھے؟“

یعنی کیا تم لوگ واقعتاً میری آیات کو مجھے نہیں سکے تھے یا پھر مجھے کے بعد تعجب اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ان کا انکار کرتے رہے تھے؟

آیت: ۸۵: «وَقَوْقَاعُ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يُنْظَفُونَ ۝» ”اور واقع ہو جائے گی ان پر بات، اس لیے کہ وہ ظلم کے مرتكب ہوئے تھے، چنانچہ وہ بول نہیں سکیں گے۔“

جب حقیقت ان پر واضح کروئی جائے گی تو وہ بول نہیں سکیں گے اس لیے کہ ان کے دل تو دعوت حق کی حقانیت پر گواہی دے چکے تھے، لیکن اپنی ضد، ہٹ دھرمی اور تعجب کی بنا پر انہوں نے اس دعوت کو مقول نہیں کیا تھا۔ قبل ازیں اسی سورت کی آیت ۱۳ میں ایسے منکرین کے انکار کی کیفیت پر یوں تبصرہ کیا گیا ہے: «وَمَحْدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنْتُهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ۝» کہ ان کے دلوں نے آیات الہیہ کا یقین کر لیا تھا مگر وہ محض ضد، ظلم اور سرکشی کی بنا پر نہیں مانے تھے۔

آیت: ۸۷: «أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهارَ مُبْصِراً ۝» ”کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے بنایا ہے رات کو تاک وہ اس میں آرام کریں اور دن کو روشن بنایا ہے؟“

اللہ تعالیٰ نے انسانی ضروریات کے تحت رات کو سکون کے لیے جبکہ دن کو معاشی جدوجہد کے لیے سازگار بنایا ہے۔

”إِنَّ فِي ذَلِكَ لَا يِلْتَقُوهُمْ يُؤْمِنُونَ ۝“ ”یقیناً اس میں ثانیاً ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔“



## موت اور مال کی کمی

درس  
حدیث

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْبِدَ اللَّهُشَّانِ التَّمِيِّيِّ سَابِقِيِّ الْمَسْكِينِ قَالَ: (إِنَّ شَكَانَ يَكْرُهُهَا أَنْ أَكْمَمَ: يَكْرُهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِمَوْمِينَ  
مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرُهُ قِلَّةُ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقْلَلُ لِلْعِسَابِ) (رواہ احمد)

حضرت محمود بن الحیدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وچیزیں ایسی ہیں جن کو آدمی ناپسند ہی کرتا ہے (حالانکہ ان میں اس کے لیے بڑی بہتری ہوتی ہے) ایک تو وہ موت کو پسند نہیں کرتا، حالانکہ موت اس کے لیے قندسے بہتر ہے اور وہ سرے وہ مال کی کمی اور ناداری کو نہیں پسند کرتا، حالانکہ مال کی کمی آخرت کے حساب کو بہت مختصر اور بکا کرنے والی ہے۔“

## میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی

# ہدایت خلافت

خلافت کی ہائے انجامیں ہو پھر استوار  
الگنیں سے ڈھنڈ کر اسلام کا قلب جگر

تنظيم اسلامی کا ترجیحان نظم خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد روح

26 جمادی الثانی ۳۰ جب 1445ھ جلد 33  
9 تا 15 جنوری 2024ء شمارہ 02

حافظ عاکف سعید مدیر مسنول

ایوب بیگ مرزا مدیر

فرید الدہمروت ادارتی معارف

شیخ حسین الدین

پبلیشور: محمد سعید اسعد طابع، بریڈ احمد چودھری  
طبع: مکتبہ جدید پریلیں، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

"دارالاسلام" میان روڈ پریلیں، لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800  
فون: 042 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اساعت: 36-کنال ہاؤس لاہور 54700

فون: 03-35834000-501-35869501  
nk@tanzeem.org

قیمت فیشنہار 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرونی ملک..... 800 روپے

بیرون پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)

انڈیا، پاکستان، ایران، یمن وغیرہ (16000 روپے)

درافت، منی، آرڈر یا پی آرڈر

مکتبہ مرکزی امتحان خدام القرآن کے متوسط سے ارسال

کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا ضمون اگر حضرات کی تمام آزاد  
سے پورے طور پر تلقن ہونا ضروری نہیں

اسرائیل جماس جنگ کو شروع ہوئے تین ماہ ہو چکے ہیں۔ بعض ذرائع نے گزشتہ دنوں میں یہ خبر دی تھی کہ مصر اور قطر میں ہونے والے مذکورات کے نتیجے میں جنگ بندی کے امکانات میں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل امریکہ کو مقابل اور ارضی کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے کہ اس وقت تک جنگ بندی نہ ہو جب تک وہ اپنے فوری اهداف کا میابی سے حاصل نہیں کر لیتا۔ اسرائیل کا فوری ہدف پوری دنیا پر واضح ہو چکا ہے۔ اسرائیل کے لیے آئینی صورت حال تو یہ ہے کہ جماس کو مکمل طور پر نیست و تابود کر دے (خدائخواست) اور غزہ پر قبضہ کر لے یا کم از کم فرقیین بلکہ پوری دنیا اُس کے اس مطابے کو تسلیم کر لے کہ غزہ میں بچے کچھ جماس کو بے دست و پا کر کے اُس فلسطین احتاری کے حوالے کر دیا جائے جو اسرائیل کے اشاروں پر ناجائز ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کہ موجودہ صورت حال کو اسرائیل کے بکھر نظر سے دیکھا جائے تو وہ اگر نہ کوہر بالا اهداف حاصل نہیں کرتا تو پھر وہ جنگ جس میں اسرائیل کو اتنا مالی نقصان ہوا ہے کہ اُس کی معیشت کی بنیادیں بڑی طرح متاثر ہوئی ہیں لیکن یہ جنگ عسکری لحاظ سے اُسے کوئی برا فائدہ نہ پہنچا بلکہ سفارتی، سیاسی اور سماجی لحاظ سے بہت نقصان دہ ثابت ہوئی۔ اُس کا ایسچ بڑی طرح تباہ ہوا۔ وہ ہمیشہ اپنی مظلومیت کا ڈھنڈ رہا پہنچتا رہا ہے، لیکن دنیا نے اُس کا اصل روپ ایک ظالم اور خونخوار کے طور پر دیکھا ہے۔

آج کی دنیا جو ایسچ سازی کی دنیا ہے اس میں یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ حقیقت میں امریکہ اور یورپ کی بھرپور عسکری اور سیاسی سپورٹ کے باوجود اس حوالے سے اسرائیل غالباً سلطنتی کا شکار نظر آتا ہے۔ ہمارے تجربی کے مطابق اسرائیل کی سوچ اور اُس کا روایہ اور طرز عمل اب یوں دلکھائی دیتا ہے کہ جو بڑا ہونا تھا ہو چکا، اب میں یعنی اسرائیل اپنے ان اهداف کو پوری بے شری کے ساتھ حاصل کرنے کے لیے آگے کیوں نہ بڑھوں۔ اسرائیلی سوچ یہ ہے کہ "میرے لیے امریکہ کافی ہے۔" میں اُس کی مدد سے دنیا بھر میں اپنے دشمنوں سے نہ سکتا ہوں۔ ہماری رائے میں امریکہ اسرائیل کے لیے کافی ہے یہ بات قابل بحث ہے (debatable) ہے۔ بہر حال یہ حقیقت ہے کہ امریکہ اس جنگ کو ایزیوں پر کھڑا ہو کر مانیز کر رہا ہے اور معلوم ہوتا ہے ان دنوں ممالک میں ہر آن ہر لحظہ قریبی رابطہ ہے۔

امریکہ بھری کے بیلی کا پڑوں نے یمن کے قریب ہوئی (باغیوں) کے زیر انتظام چار کشتوں پر حملہ کر کے اُن میں سے تین کشتوں کو تباہ کر دیا۔ یمنی ذرائع نے اس حملے کی تصدیق کرتے ہوئے 10 حوشیوں (باغیوں) کی بلا کست کو تسلیم کر لیا ہے۔ جبکہ حوشیوں کے ترجمان بر گیڈی یمن جزوی میکی ساری نے اعلان کیا ہے کہ بھرپور اسٹریٹس کو نشانہ بنانے کے نتائج امریکیوں کو جگلتا پڑیں گے۔ اس حملے کے بعد شپنگ کمپنیوں نے بھرپور اسٹریٹس میں بھرپور جہازوں کی آمد و رفت (48) اڑتا لیں گھنون کے لیے معطل کر دی ہے۔ قارئین کو یاد ہو گا کہ چدور و قبیل جرمی نے تجارتی بھرپور جہازوں پر حملوں کی وجہ سے بڑا سور شراب کیا تھا کہ اس طرح اُس کی تجارت تباہ ہو جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر امریکہ حوشیوں کے ان حملوں کو ناکام بنانے کے لیے یمن میں حوشیوں پر مسلسل حملے کرتا رہا تو کیا ایران حوشیوں کی مدد سے رک جائے گا؟ اور دوسری طرف یہ کہ کیا یورپی ممالک اپنے اس

تجاری نقصان کے باوجود اسرائیل سے سیاسی، عسکری اور معاشری تعاون جاری رکھے گا؟ پھر یہ کہ عمل اور عمل اس جنگ کو ایندھن فراہم بھی کرنا شروع کردیں گے۔ اُدھر یوکرائن کی جنگ مضمون ہو کر پھر تیز ہوتی وکھاتی دے رہی ہے۔ صدر یا یہ دن قانون ساز اداروں پر زبردست دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ یوکرائن کی امداد جلد از جلد منظور کریں۔

ہم جنوبی جانتے ہیں کہ اسرائیل کے علاوہ دنیا کا کوئی ملک ایسی جنگ

نہیں جھیٹنے چاہتا جو ساری دنیا خاص طور پر کوئی لپیٹ میں لے لیکن صورت حال ایسی بن سکتی ہے کہ حالات کسی کے کنٹرول میں نہ رہیں اور پھر دنیا ایک بڑی جنگ میں خود کو خواہی خواہی دھیلتی چلی جائے۔ یہ انتہائی اہم بات بھی قارئین کو یاد رکھنی چاہیے کہ امریکہ اپنے وسیع تر مقاصد کے حصول کے لیے اور خاص طور پر اپنے اس ایجادے کی تکمیل کے لیے کہ وہ 22th صدی میں بھی پریم پاور آف دی ولڈ کی حیثیت سے داخل ہو۔ چنانچہ اس منصوبے کی عملی تکمیل دینے کے لیے امریکہ کم از کم ایک دہائی سے بھر پور کوشش کر رہا ہے کہ چین کو کسی طرح کسی جنگ میں گھسیت لائے تاکہ چین کی معاشری ترقی جو ناقابل یقین حد تک تیز رفتاری سے بڑھتی چلی جا رہی ہے، اُس کو روک لگ جائے۔ کیونکہ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ چین جو معاشری طور پر ایک جن بنا کا ہے اگر یونہی تیز رفتاری سے ترقی کرتا چلا گیا تو عسکری اور دفاعی صنعت میں بھی دنیا میں سرفہرست آسکتا ہے۔ جہاں تک امریکہ کے دیرینہ حریف روس کا تعلق ہے وہ جب سوویت یونین کا حصہ تھا تب سوویت یونین نے افغانستان میں خواہ مخواہ مداخلت کر کے جماقت عظیمی کا ارتکاب کیا تھا جس سے وہ خود سکوکر روس تک محدود ہو گیا اور امریکہ کو پریم پاور آف دی ولڈ بننے کا سنہری موقع فراہم کر دیا۔ جس کا امریکہ نے بھر پور فائدہ اٹھایا اور نیو ولڈ آرڈر جاری کر دیا اور صحیح معنوں میں عالمی شہنشاہ ہن گیا۔ غزہ کی جنگ میں امریکہ کی دو طرح کی وجہ پر ہے۔ ایک تو یہ کہ اسرائیل کے وجود کو نہ صرف استحکام بخشنا جائے بلکہ اگر وہ گریٹر اسرائیل کے قیام کے لیے آگے بڑھتا ہے تو اس خطے میں اسرائیل امریکے کے پاٹریکی حیثیت سے رہتا ہے تاکہ اپنے مفادات کے ساتھ ساتھ امریکی مفادات کا تحفظ بھی کرے۔ یہاں اس اہم نقطہ کو توٹ کر دیں کہ ایشیا میں بھارت امریکی مفادات کا تحفظ کے حوالے سے اتنا قابل بھروسائیں جتنا اسرائیل ہو گا۔ وہ اس لیے کہ اسرائیل اگر گریٹر اسرائیل قائم کرنے میں (خداخواست) کامیاب ہو جاتا ہے تو اُس کی ایک کمی یا منفی پوائنٹ کہہ لیجھے یہ ہے کہ جو کبھی پوری نہیں ہو سکتا اور وہ ہے افرادی قوت کی زبردست کی جو گریٹر اسرائیل کے قیام کی صورت میں بہت زیادہ بڑھ جائے گی اور دنیا پر بڑی طرح آشکار ہو جائے گی۔ اس صورت میں اُسے امریکہ کی محتاجی کا سامنا ہو گا۔ لہذا اسرائیل امریکے

کے نقطہ نظر سے اس علاقے میں اُس کا بھارت سے زیادہ مفید پاٹریٹری ثابت ہو گا۔ پھر یہ کہ بھارت روس سے اپنے اچھے تعلقات برقرار رکھنا چاہتا ہے جو امریکہ کو ناگوار گزرتا ہے۔ بہر حال ایسا بھی کوئی امکان نہیں کہ امریکہ بھارت کا ہاتھ چھوڑتی دے کیونکہ بھارت کے پاس بہت بڑی افرادی قوت ہے۔ علاوہ اپنے ازیں وہ امریکہ کے روایتی حریف چین کا قریب ترین ہمسایہ ہے۔ لہذا وہ اپنے ان دونوں پاٹریٹری کے درمیان توازن پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔

اس حوالے سے ہماری اس بات کو کوئی ہرگز یہ نہ سمجھے کہ ہم گریٹر اسرائیل کو خداخواست ہمنی طور پر قبول کر رہے ہیں اور اُس کے امکانات دیکھ رہے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی حدیث مبارک کے مطابق عربوں کو بالآخر تباہی کا سامنا کرنا ہے جس کے آثار بڑے واضح طور پر ہمارے سامنے آتا شروع ہو گئے ہیں اور وہ ظاہر ہے کہ گریٹر اسرائیل کے قیام کا نتیجہ ہو گا۔ لیکن مسلمان کو کیونکہ حکم ہے کہ اُسے زمینِ حقائق کے مطابق جدوجہد جاری رکھنا ہو گی اور پھر یہ کہ یہ خوشخبری بھی احادیث میں موجود ہے کہ آخری فتح مسلمانوں کی ہو گی اور اس حوالے سے خسان کا ذکر موجود ہے جو جنوبی ایشیا میں واقع ہے۔

یہ بات اچھی طرح ڈھن نہیں کر لیتی چاہیے کہ وہ فرد، معاشرہ اور ریاست ہی دشمن تصور کی جاتی ہے جو قبل از وقت بدترین صورت حال میں بہترین پالیسی سازی کرے۔ اس بات کو آسان الفاظ میں یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ "Worst Comes to Worst" کوہ ہن میں رکھ کر آنے والے وقت کی پالیسی بنانا۔ جہاں تک مشرق وسطی کے مسلمان ممالک کا تعلق ہے اُن میں اکثر کا ت وجود ہی خطرے میں نظر آتا ہے۔ چنانچہ تمام تر مدداری بھائیا مسلمان ممالک پر آئے گی۔ اُنہیں ایسی منصوبہ بندی کرنا ہو گی جس سے اسلام و شمن قوتوں کی پیش رفت نہ صرف روکی جائے بلکہ اسلام کے غالی غلبہ کا پروگر شروع ہو سکے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جنوبی ایشیا کے مسلمان ممالک، جنوب مشرق ایشیا کے انڈونیشیا اور مالائیشیا جیسے مسلمان ممالک اور ترکیہ کو ساتھ ملا کر ایک اتحاد بنانا کر اس منصوبہ پر کام کا آغاز کیا جائے، جس سے اسلام و شمن قوتوں کی پیش رفت خاص طور پر مشرق وسطی میں روکی جائے اور اسلام کے غالی غلبے کی راہ ہموار ہو سکے۔ آخر میں اس بات کا اعادہ لازم ہے کہ مسلمان فرد ہو یا ریاست اُس کا دینی فریضہ ہے کہ وہ قرآن وحدیت کی راہنمائی میں اسلام کی سر بلندی کے لیے کام کرتا چلا جائے اور نبی پیغمبر ﷺ پر چھوڑ دے۔ ضرورت اس امریکی ہے کہ امت مسلم کا ہر فرد زبان حال سے کہہ رہا ہو۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی  
میں اسی لیے مسلمان، میں اسی لیے نمازی





جاریت کا رنگ کرے گا۔  
 (7) امت مسلمہ کی ذلت کیوں؟

امت مسلمہ کیوں اتنی ذلت اور پسی کا شکار ہو گئی کہ جتنی تعداد میں جمع ہو کر غیر مسلموں نے مظاہرے کیے، اتنی تعداد میں بھی جمع نہ ہو سکی۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی مرتبہ پیش کی گئی کہ ساری دنیا کی قوم جمع ہو کر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں گی۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے، فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ تم میں وہن کی پیدا ہو جائے گی۔ یعنی دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ آج امت مسلمہ کا یہی حال ہے۔ بس دنیا کی طلب میں سرگرد اس ہے، جنت شاید مطلوب نہیں ہے، لہذا کافر طائفیں انہیں رومندہی ہیں اور ان میں مقابلہ کرنے کی اور مراجحت کرنے کی ہمہ نہیں۔ کبھی گلف وار کے نام پر 31 ممالک مسلم اسلام پر حملہ آور ہوتے ہیں اور کبھی نائنالیوں کا ڈراما رچا کر افغانستان پر چڑھائی کی جاتی ہے۔ 57 مسلم ممالک میں غزہ میں مسلمانوں کا قتل عام روکنے کی سکت نہیں ہے۔ تم قرآن کے مانے والے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے مانے والے ہیں، یا ہمارے بھائی حشر ہونا چاہیے؟ کیا اتنی ذلت و رسول کی کامنا ہونا چاہیے؟ وجہ یہ ہے کہ اللہ کی مد شامل حال نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**(یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرُكُمْ وَيُثْبِتُ أَقْدَامَكُمْ ⑥)** (محمد) "اے الی ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جوہرے گا۔"

آج پاکستان ہم سے سنبھل نہیں رہا۔ معاشری، سیاسی اور معاشرتی سطح پر قدم اکھڑے ہوئے ہیں۔ وجہ قرآن نے بتا دی کہ اللہ کے دین کے ساتھ ہم مغلص نہیں ہیں۔ 57 مسلم ممالک میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جہاں اللہ کا دین ناذر ہو۔ اگر ہماری زندگیوں میں اللہ کے دین کے لیے کچھ نہیں تو پھر اللہ کے پاس بھی ہمارے لیے کچھ نہیں۔ آج ہماری ذلت اور رسولی کی بیانی و جدی ہی ہے ورنہ وسائل ہمارے پاس ہیں، افرادی قوت موجود ہے، صلاحیت ہے، ایسی طاقت اور میراں بیکنا لوگی ہمارے پاس ہے، اگر کچھ نہیں ہے تو وہ دین پر مغل نہیں ہے۔ اسی کی دعوت، اس کو قائم کرنے کی جدوجہد کرنا تنظیم اسلامی کی مستقل دعوت ہے۔ اس سے کم پرہنہ ہمارے حالات سدهریں گے اور نہ

**(5) اساعیل ہندیہ کا بیان**  
 جماں کے سر برہا اساعیل ہندیہ نے کہا کہ اگر پاکستان اسرائیل کو حکمی دے تو وہ ظلم سے باز آ جائے گا۔ فلسطین مسلمان اور بچے ماضی میں بھی پاکستان کو پکارتے رہے ہیں: یا جیش الباسکستان این انتہم؟ فلسطینی مجاہدین اور رہنماؤں کے بیانات بھی آتے رہتے ہیں اور حدتو یہ ہے کہ اسرائیلی عبد پیاروں کو بھی معلوم ہے کہ ان کا سب سے بڑا شمن پاکستان ہے۔ آج پاکستان ایسی ملک سے، اس کے پاس میراں بیکنا لوگی ہے اور تربیت یافت فوج ہے۔ بقول ڈاکٹر عبدالقدیر خان یہ ایسی اثنائے امت مسلمہ کی امانت ہیں۔ لیکن آج اتنی بڑی ایسی اور عسکری قوت ہونے کے باوجود پاکستان کی طرف سے اسرائیل کے خلاف کوئی آواز بلند نہیں ہو رہی۔ ہم نہیں کہتے کہ اسرائیل پر حملہ کر دو۔ کم از کم کوئی قدم تو اخاء، کچھ تو کروتا کہ اسرائیل مظالم سے رک جائے۔ وہ تو سارے ظالم جا کر اسرائیل میں کھڑے ہو کر کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، ان کو شہید کر دو، تباہ کر دو اور ہمارے آگے بڑھ کر بیان دینے کو تیار نہیں۔

**(4) امت مسلمہ کا امتحان**  
 یہ امتحان صرف فلسطین کے مسلمانوں کا ہے۔ اس امتحان کا نتیجہ ایسی ہے کہ مسلمانوں کا ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ سب مسلمانوں کا امتحان ہے۔ قرآن پاک میں اللہ فرماتا ہے:

**«الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْيَلُ كُمْ أَيْنَكُمْ أَخْسَنُ عَمَلاً طَ»** (الملک: 2)

"جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اپنے اعمال کرنے والا ہے۔"

اہل فلسطین تو اس امتحان میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ وہ جماں کو ہرگز قصوہ ارنہیں ٹھہرا رہے کہ اس کی وجہ سے ہم پر ظلم ہو رہا ہے، بلکہ وہ مکراتے ہوئے شہید ہو رہے ہیں۔ یہ مجرمانہ کیفیت ہے۔ رخی بچ قرآن پڑھتے پڑھتے زخوں کی سر جری کرو رہے ہیں۔ سایں کہتی ہیں کہ چار بیٹے اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے، پانچوں ہوتا تو وہ بھی قربان کر دیتی۔ چنانچہ اہل فلسطین تو اس امتحان میں کامیاب ہو رہے ہیں لیکن باقی امت مسلمہ اس امتحان میں کہاں ہے؟ جو کچھ باقی مسلمانوں کی استطاعت اور استعداد میں ہے وہ کہ رہے ہیں؟ ہمارے مسجد اقصیٰ سے ندراری ہے۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے کا مطلب ہے کہ ہم مسجد اقصیٰ کو صیونیوں کے حوالے کر دیا جائے اور وہ اس کو گرا کر تھہرہ ٹمپل بنالیں۔ یہ مسلمانوں کو کسی صورت میں قبول نہیں ہے۔ پھر یہ کہ اگر دور یا تسلیم ہن بھی جائیں تو اس بات کی کیا گارنی ہے کہ اسرائیلی جاریت رک جائے گی، اس وقت مغربی سماں کا نہیں۔ فلسطینی اتحاری کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ کیا ہمیں معلوم نہیں کہ میت یا باب اور سکنی کے لیے کیا آگے بھیجا ہے؟"

**«يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُمْ لَنَذَرُوا لَهُمْ مَا كَانُوا لَيْلَةَ الْقَدْمَةِ لِيَغْدِيَ** (النمر: 18) "اے الی ایمان! اللہ کا تقوی اختیار کرو اور ہر جان کو دیکھتے رہنا چاہیے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے!"

یہ جو بائیتیں اور بلکن جا کر اسرائیل میں کھڑے ہوتے ہیں اس ظلم میں تمہارے ساتھ ہیں۔ وہ اسرائیل میں ظاہر کیا گیا ہے؟ لہذا عرب ممالک کو بھی یہ سوچنا چاہیے کہ اسرائیل کا ہدف صرف فلسطینیوں نہیں ہے بلکہ وہ اس سے آگے بڑھ کر دوسرے پڑوی ممالک پر بھی سب نے بھی مرنا ہے اور وہاں ان کو جواب بھی دینا ہے۔

مفتی تقی عثمانی صاحب نے بہت اچھی بات بیان فرمائی کہ یہودی مصنوعات کا بایکاٹ مسلمانوں کی غیرت اور حیثیت کا تقاضا ہے۔ جو یہودی مسجد اقصیٰ کی حرمت کو پامال کرتے ہوں، ہمارے پچھوں پر فاسخورس بم بر ساتے ہوں، ان کے گھروں کو تباہ کر دے ہوں، ہماری مسلم بین بینیوں، بیکیوں اور پچھوں کو خون میں نہلا رہے ہوں ان کی مصنوعات کو ہم استعمال کریں کیا ہماری غیرت اور حیثیت گوارا کرے گی؟ جتنی یہودی مصنوعات ہم استعمال کرتے ہیں ان کا منافع یہود کو جانتا ہے، وہ اس منافع سے اسلحہ خریدتے ہیں اور مظلوم فلسطینیوں پر استعمال کرتے ہیں۔ اطلاعات یہ بھی ہیں کہ بعض مسلمانوں نے یہودی پروڈکٹس کا بایکاٹ کرنا شروع کر دیا تو یہاں کے لوگوں نے مقامی پروڈکٹس کی قیمتیں بڑھادیں۔ ان کو شرم آنی چاہیے کیا کوئی غیرت و تہیت ان کے اندر ہے؟ ان کو چاہیے تھا کہ مقامی پروڈکٹس مزید سستی کرتے تاکہ لوگوں کا رجحان ان کی طرف مرتا اور یہودی کمپنیوں کی مصنوعات کا بایکاٹ بڑھتا۔ اس حوالے سے ہمیں اپنے معاشرے میں شعور کو اجاگرنے کی ضرورت ہے۔

### مسجد اقصیٰ کی اہمیت

مسجد اقصیٰ ہمارے لیے حرم ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم مقامات ایسے ہیں کہ ان کی زیارت کی جائے تو کسی گناہ ثواب ملتا ہے۔ ان میں ایک مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ شامل ہیں۔ اسی طرح حضرت سليمان عليه السلام کی دعا احادیث میں لفظ ہوتی ہے کہ جو مسجد اقصیٰ میں آکر نماز پڑھے اللہ اس کے تمام اگلے پھٹکلے گناہ معاف فرمائے۔ لہذا یہی مسجد حرام اور مسجد نبوی کی حرمت ہے اسی طرح مسجد اقصیٰ کی بھی حرمت ہے۔ ہم مسجد حرام یا مسجد نبوی کا ایک اچ بھی کسی کا فر کے قبضے جاتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے اور نہ برداشت کر سکتے ہیں تو مسجد اقصیٰ کی حرمت کی پامالی کیسے گوارا کر لیں گے؟ اللہ کا divine عرض کیا ہے؟ اللہ چاہتا تو معراج کی شب حضور ﷺ کو مکہ کردمے سے براہ راست آسانوں پر لے جاتا لیکن اللہ نے حضور ﷺ کو میں کیسے مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء کی امامت کا شرف عطا فرمایا اور اس کے بعد وہاں سے آسانوں پر لے گیا۔ یہ گویا اللہ کا فیصلہ تھا کہ اب مسجد اقصیٰ کی تولیت امت محمدیٰ کے پاس رہے گی۔ یہ بات ہمیں اپنے پچھوں کو پڑھانی چاہیے اور خوبی بھی چاہیے۔

اس سے 9 ماہ پہلے اگست 1947ء میں قائم ہوا معلوم ہوا کہ اسرائیل اگر ایک مرض ہے تو اس کا علاج پاکستان ہے۔

پاکستان کے ذمہ دار ان کو چاہیے کہ وہ پاکستان کو مضبوط کریں، ہماری افواج کا مٹو ہے: ایمان، تقویٰ، جہاد فی سبیل اللہ۔ لیکن صرف مٹو سے کام نہیں چلے گا عمل میں اس کا اظہار بھی ہونا چاہیے تب اللہ کی مدآئے گی۔

**﴿وَأَنْشَمَ الْكَلْمَوْنَ إِنْ كُنْشَمْ مُؤْمِنِينَ﴾**

(آل عمران) ”او تم ہی سر بلند رہو گے اگر تم مومن ہوئے۔“

مستقبل کا مظہر نامہ اکثر اسرار احمدؒ بیان فرماتے تھے۔ ان کی کتاب بھی ہے: ”موجودہ مسلمان امتوں کا ماضی، حال اور مستقبل۔“ اس کا انگریزی ترجمہ بھی ہماری دیوب سائنس پر موجود ہے۔ اس مظہر نامے میں ڈاکٹر صاحبؒ نے بیان

فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو بہت مار پڑے گی، ان کا پوری دنیا میں قل عام ہوگا لیکن آخر میں اللہ کا دین پورے روئے ارضی پر قائم اور نافذ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لاکیں گے اور احادیث میں ہے کہ یہاں سے انکر جائیں گے اور امام مهدیؒ کی فوج میں شامل ہو جائیں گے۔ شاید اسی

لیے اللہ نے چھپر پھاڑ کر پاکستان کو ایسی صلاحیت دی۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اللہ کے دین کی طرف پڑتے آئیں اور اس ملک کو اوقافی اسلامی مملکت بنائیں۔

**(10) اسرائیل کا مکمل بایکاٹ**

اہل غفرہ تو بہادری کے ساتھ اسرائیل کے خلاف ڈنے ہوئے ہیں اور خوشی کے ساتھ شہادت پیش کر رہے ہیں، باقی مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ وہ دہت پکڑیں، خاص طور پر ہمارے حکمرانوں کو بھی سوچتا چاہیے کہ اللہ کو حواب دینا ہے۔ ہم نہیں کہتے اسرائیل پر ایتم بم چلا دو، کم از کم اپنے سفارتی ذرائع تو استعمال میں لاد، تحریتی بایکاٹ کرو، بحری اور فضائی راستے بند کرو، ملکیتی نہیں ہم ایک ہفتہ پہلے کہ اپنی فضائی حدود اسرائیل کے لیے بند کر دیں۔ سخت مسلمان ممالک ہیں جو اپنے ایز پورٹ اور اپنے فیول اسرائیل کو دیتے ہیں۔ یہودی کمپنیوں کی پروڈکٹس تو پورے عالم اسلام میں ہیں، ان سب کا بایکاٹ کرو تو چند دنوں کے اندر یہودیوں کے ہوش نہ کھانے آجائیں گے۔ ہمارا ایمانی، ملی اور انسانی فرض ہے کہ ہم مظلوم فلسطینیوں کی اخلاقی، مالی اور عسکری مدد کریں۔ یہ OIC کے چاروں پر لکھا ہوا ہے۔

اجتمائی سطح پر اللہ کی رحمت ہمارے شامل حال ہو گے۔

(8) گریٹر اسرائیل اور 34 مسلم ممالک کی فوج

عرب ممالک کا خیال ہے کہ فلسطینی اگر surrender کر دیں تو مسئلہ رک جائے گا۔ حالانکہ یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ گریٹر اسرائیل کا منصوبہ ذیڑھ دو صد یوں سے جاری ہے اور اس پر عمل ہو رہا ہے، لیکن ان میں کہ گریٹر اسرائیل میں دینیہ مورہ بھی شامل ہے، شام، عراق، لبنان، اردن، کویت بھی شامل ہے۔ اسرائیل کے جمہنڈے میں دو لائن نیل سے فرات تک کی عکاسی کرتی ہیں۔ کیا فلسطین پر قبضہ کے بعد اسرائیل آگے نہیں بڑھے گا؟ 34 مسلم ممالک کی جو مشترک فوج بنائی گئی تھی اور جزل راحیل شریف جس کے سربراہ تھے وہ کہاں ہے؟ کل اللہ سبحان و تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دیں گے اپنی بادشاہیں بچانے کے لیے تم نے فوجیں تیار کیں، اقصیٰ کی حرمت پاہال ہوتی رہی اور تم گونے بن کر بیٹھ رہے۔

**(9) اسلامی ائمہ پاکستان: اسرائیل کا اصل دشمن**

گریٹر اسرائیل کا منصوبہ صیہونیت کے مانع والوں کا ہے گروہ کہتے ہیں، ہمارا سب سے بڑا دشمن پاکستان ہے۔ چنانچہ 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں اسرائیل کو کچھ علاقوں پر قبضہ لیا، فتح کے جشن میں اسرائیلی وزیر اعظم بن گوریان نے کہا تھا: ہمیں کسی خوش فہمی میں بتا نہیں ہوتا چاہیے۔ ہمارا سب سے بڑا دشمن پاکستان ہے۔ ان کو بھجاؤتی ہے اور فلسطین کے پچھوں کو بھجاؤتی ہے، جس کے سربراہ کو توقیع ہے لیکن ہم بالکل بے حس ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ حدیث میں بھی پیشیں گوئی ہے کہ یہاں سے انکر جائے گا، لیکن یہاں اسلام ہو گا انکر جائے گا، اللہ کے باغیوں کے لیے، سرسکوں کے لیے، سودا نظام اور جیلی کا طوفان جاری رکھنے والوں کے لیے یہ خوش بری نہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

**«إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْذِينَ أَتَقْوَا وَالَّذِينَ هُنَّ حُفَيْسُنُونَ»** (النحل) ”یقیناً اللہ اہل تقویٰ اور نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔“

پاکستان کے مقتدر حلقوں، طبقات اور ذمہ دار ان کو بھی کوئی احساں ہے؟ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے بڑا بہترین تجزیہ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مرض سے پہلے اس کا علاج پیدا کیا کریں۔ یہ 1948ء میں قائم ہوا جبکہ پاکستان

پاکِ اسلام کا نام پڑھا سل کیا گیا تا ان اس کے پارچہ تم نے اس ملک میں اسلام نہ لائیں کیا بلکہ کرنے والیں دیا گیا تو پریا ہر چشم پرست جانشیں ہی وجہ میں آئیں گی؛ ایک بیکار روزا

مسائل کے حل کے لیے ریاست کو اپنی رٹ تو قائم کرنی ہوتی ہے، لیکن وہ رٹ ظلم اور زبردستی کی بنیاد پر قائم نہیں کی جاسکتی: رضاۓ الحق

بلوج یا جگہتی مارچ اور لاپتہ افراد کے موضوع بر

حالات حاضرہ کے مفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

کہ بلوچستان میں رہتا ہے اور بلوچستان کی بات کرتا ہے، سوال یہ ہے کہ قوم پرست تختیلیں کیوں بنیں؟ کیوں یہ لوگ احتیاج کر رہے ہیں؟ سیدھی ہی بات ہے کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود ہم نے اس ملک میں اسلام نافذ نہیں کیا بلکہ کرنے ہی نہیں دیا گیا تو پھر خالہ بہرے قوم پرست جماعتیں ہی وجود میں آئیں گی۔

جب آپ اس نظریہ کی ہی خالافت پڑھتے جائیں گے جس کی بنیاد پر ملک بنا تھا تو ظاہر ہے وہ سرے نظریات سر اٹھائیں گے۔ اسی وجہ سے قوم پرستی نے بھی سر اٹھایا۔ اگر آپ اسلام کو تافظ کرتے تو یہ سارے تصورات سرنہ اٹھاتے کیونکہ اسلام نے ہی سب کو جوڑا تھا اور اسلام کی تھیں۔ اسی سب ایک قوم بن سکتے تھے۔ لیکن جب آپ بنیاد پر ہی سب ایک قوم بن سکتے تھے۔ اور یقانے کے خلاف سب سے بڑی نہاد ری تو آپ خود کر رہے ہیں۔ الزم آپ قوم پرستوں پر لگاتے ہیں۔ انہیں آپ غدار کہتے ہیں اور خود کو محظ طعن کہتے ہیں، یہ کیسی محب وطنی ہے کہ آپ دو قومی نظریے سے ہی اخراج کر رہے ہیں، اسلام سے نہاد ری کر رہے ہیں اور الزم دوسروں پر کار رہے ہیں۔ یہ بہت غلط روایہ ہے جو امانت اور فدا کی اصل جزو ہے۔ اس روایہ کو بدئے کی ضرورت ہے ورنہ یا لا اور کسی وقت پھٹے گا اور بہت زیادہ تقصیان ہو جائے گا۔ یا کستان کے دشمن تو جاہتے ہیں کہ اس کے ساتھ یا اسی ہو لیکن آپ خود بھی تھوڑا اخیال کریں کہ آپ دشمن کو موقع کیوں دے رہے ہیں۔ جب پرمان مارچ کرنے والے

**ایوب بیگ مرزا:** 6500 آپ نے بتائے ہیں، میں کہتا ہوں 650 بھی اگر غائب ہیں تو کیوں غائب ہیں؟ پوچھیں بات یہ ہے کہ جب یہ تصور پیدا ہو جائے کہ صرف میں محب وطن ہوں اور جو بھی میرے خلاف بات کرے وہ غدار ہے، اسے اٹھاؤ، پکڑو اور غائب کرو تو پھر ایسے

**سوال:** بلوچ پیغمبر مارچ بلوچستان سے شروع ہوا، اس شدید سردی کے موسم میں پورے پنجاب سے گزرتا ہوا وار انگریز اور دارالحکومت میں پھر جاؤں کے ساتھ مسلوک ہوا وہ پوری دنیا نے دیکھا۔ اس پیغمبر مارچ کے غرض و مقاصد کیا تھے؟

مرقب: محمد رفیق چودھری

مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اگر واقعی کسی نے غداری کی ہے تو  
قانون موجود ہے، عدالتیں موجود ہیں، انہیں عدالتیں میں  
لے کر جائیں، ماوراء عدالت کا رروائی کا مطلب ہے  
کہ آپ کو اپنی عدالتیں پر اعتماد نہیں ہے، اس سے یہ تصور  
پیدا ہو رہا ہے کہ ملک میں قانون نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔  
بلوچ کئی دفعہ احتجاج کر چکے ہیں لیکن چونکہ وہ علاقہ بھی  
غیریب ہے اور بندے بھی غریب ہیں اس لیے کوئی سننے  
والا نہیں ہے۔ جب ایک گشادگی ہوتی ہے تو پہلے کہا  
جاتا ہے کہ نہیں تو معلوم ہی نہیں ہے۔ بعد میں کسی سڑک پر  
چھٹکی ہوئی تارچ زدہ لاش مل جاتی ہے۔ بلوچستان کے  
سامان تھوڑا تجویں کی کوئی حد نہیں ہے، حالانکہ سوتی گیس  
بساں سے نکل ہے اور پورے ملک میں سپالائی ہوتی ہے  
لیکن بلوچستان کے لوگوں کو سب سے آخر میں ملتی ہے۔  
حالانکہ ان کا حق تھا کہ سب سے پہلے ان کو گیس دی جاتی  
لیکن شاید ابھی بھی بلوچستان کے بعض علاقوں میں گیس  
نہیں پہنچائی گئی۔ ایک بات میں خاص طور پر واضح کروں  
گا کہ جو لوگ غائب کیے جاتے ہیں ان کے بارے میں کہا  
جاتا ہے کہ یہ قوم پرست ہیں۔ قوم پرست سے مراد یہ ہے

**ایوب بیگ مرازا:** بلوچستان، خیبر پختونخوا اور کنجی بخار  
مندھ سے بھی ایسی خبریں آتی رہتی ہیں کہ لوگوں کو  
گھروں سے انخلایا جاتا ہے، سفید کپڑوں والے آتے  
ہیں اور بغیر کوئی وارنٹ دکھائے گا زیوں میں ڈال کر لے  
جاتے ہیں، پھر ان فراہد کا کوئی پیش نہیں چلتا اور نہ انتظامیہ  
اس پر کوئی کارروائی کرتی ہے۔ اس پر بلوچوں نے یہ پہلی  
و دفعہ احتجاج نہیں کیا، بلکہ اس سے قبل بھی کم مرتبہ احتجاج  
کر چکے ہیں۔ ہر دفعہ انہیں کچھ طفیل تسلیاں دی جاتی ہیں،  
اس سے بڑھ کر کچھ بھی ان کے دھکوں کا مدد اور نہیں کیا جاتا۔  
ہمارے تمام سیاستدان یہ کہتے ہیں کہ بلوچستان سے  
بڑی زیادتی ہوتی ہے، اسے محروم رکھا گیا ہے وغیرہ لیکن  
افقدار میں آگر کسی نے بلوچستان کے لیے کچھ نہیں کیا۔ اگر  
محرومیوں کو ختم کریں گے تو حرمی میان ختم ہوں گی نا۔ سوال  
یہ ہے اگر کسی نے کوئی قانون مخفی کی ہے تو اسے عدالت  
میں لے جایا جائے اور قانون کے تحت سزا دی جائے۔  
یوں لوگوں کو گھروں سے انخلائیا، انہیں گاڑیوں سے اتار  
کر غائب کر دینا اور پھر انہیں عدالت میں بھی پیش نہ کرنا،  
ہے سارے مردم قاتلوں اور غیر اخلاقی ہے۔

**سوال:** مختار اندازے کے مطابق کافی افراد بازیاب بھی ہو سکتے ہیں لیکن ابھی تک 6500 افراد لاپتہ ہیں۔ ان families کے ساتھ کیا بیت رہی ہے؟

بوجیوں کے ساتھ بھی آپ ایسا سلوک کریں گے تو پھر دنیا میں پروپیگنڈا تو پھیلے گا ہی۔

**سوال:** بلوچ تہجی مارچ 6 دسمبر کو بلوچستان سے شروع ہوا اور جب اسلام آباد پہنچا تو اس پر ریاستی تشدد شروع ہو گیا۔ آپ جانتے ہیں کہ اس مارچ میں شیرخوار پچے اٹھائے ہوئے خواتین بھی شامل تھیں، اسی پیچا سالہ بزرگ خواتین بھی شامل تھیں، اسلام آباد پہنچتے ہی ان پر لٹھی charge ہوتا ہے، وکیل کی شدید سردی میں ان پر واڑکین کا استعمال ہوتا ہے اور پھر ان پر امن مظاہرین کی گرفتاریاں بھی شروع ہو جاتی ہیں۔ آپ یہ بتا سکیں کہ جو پے ہوئے طبقات اپنے مطالبات لے کر دارالحکومت پہنچتے ہیں تاکہ اپنے مسائل اجاگر کر سکیں، اگر ان کے ساتھ بھی ایسا سلوک ہوگا تو وہ ریاست سے کیا

تو قع کا نیک کر ریاست ان کے مسائل حل کرے گی؟

**ضد العق:** ہمارے آئین کی وفاٹ 8 سے لے کر 28 نئک بنیادی انسانی حقوق کی بات کی گئی ہے لیکن ان دفعات کو مختلف امور میں مختلف طریقہ کار میں منجی کیا گیا، انہیں پس پشت ڈالا گیا اور وند اگیا۔ بدستی سے قائدِ عظم اور لیاقت علی خان کی شہادت کے بعد پاکستان پر اس اشرافیہ کا قبضہ ہو گیا جو انگریزی نظام کے سامنے تھے پروان چڑھی تھی۔ ان میں زیادہ تر جاگیر دار تھے، پھر انہی میں سے سرمایہ دار بن گئے اور آج تک وہی نظام پر حاوی ہیں اور رسول ملنگی یورک لسی میں بھی اعلیٰ سطح پر انہی کا راج ہے۔ سیاست میں بھی جو اعلیٰ سطح پر اس کے ساتھ ہو گی، جو اگریزی نظام کے سامنے تھے پر حکومت میں ہوتے ہیں۔ اسی اشرافیہ کے انتیازی سلوک کی وجہ سے 1971ء میں بھگولیش الگ ہو گیا اور اس کے بعد بھی اس اشرافیہ نے سبق نہیں سیکھا اور بعض علاقوں کے عوام کے ساتھ اسی طرح کارویہ روا رکھا۔ خاص طور پر بلوچستان کے ساتھ زیادتیوں کا سلسلہ 1971ء کے بعد بھگولی کے دور سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ بلوچستان کے سرداروں نے سیاسی پارٹیوں میں اپنی جگہ بنائی لیکن بلوچ عوام کا ان سرداروں نے استھان کیا۔ بیہاں نئک کر عام بلوچوں کو بنیادی انسانی حقوق بھی میر نہیں ہیں۔ پرویز مشرف کے دور سے بلوچستان میں extra judicial killing کی وبا بھی پھوٹ پڑی جس میں نامنہاد war on terror کے نام پر لوگوں کو اُنھیا جانے لگا جن کو mising persons بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح کے ایک کیمی عہدوں پر تعیناتی کے باوجود بھی اگر بلوچستان کے مسائل میں ہو رہے تو یہ کس بات کا پیغام ہے؟

**ایوب بیگ مرزا:** یاسیدان اگر اپنے صوبے کے مسائل کا روناروتے ہیں تو جب وہ اقتدار میں آتے ہیں تو انہیں وہ مسائل حل بھی کرنا چاہیں، صرف اقتدار کے لیے نعرے بازی انتہائی غلط ہے۔

**سوال:** بلوچ عوام کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی، اتحاج کرنا بوجیوں کا جھوہی حق ہے اور یہ انہیں مانا جائیے لیکن اس مارچ میں ایک اس مارچ کے controversial بات

پر ہم کوٹ کے اندر چیف جسٹس آف پاکستان قاضی فائز علی اور جسٹس اطہر بن اللہ جیسے وہ جو جرموں میں جو ماضی میں جری گشتدگی کے معاملے کو اٹھاتے رہے ہیں لیکن آج کوئی خاطرخواہ کارروائی نہیں کی جا رہی۔ پھر یہ کہ بلوچستان میں روزگار بھی نہیں ہے، سونی گیس، وبا سے اٹھتی ہے، معدنیات وبا سے اٹھتی ہیں، ہمارے اپنے official figures کے مطابق تقریباً 45.6 ٹریلینیز ڈالر کی معدنیات بلوچستان سے حاصل ہوتی ہیں، جبکہ unofficial ڈالر کی معدنیات بلوچستان سے حاصل ہوتی ہیں، ڈالر کی معدنیات بلوچستان کے مطابق یہ رقم 50 ٹریلینیز ڈالر تک جاتی ہے لیکن اس کا فائدہ بلوچوں کو نہیں ہو رہا۔ اگر کان کنی کی جاتی ہے تو وہ بیک مارکیٹ میں لا کر کراچی میں فروخت کی جاتی ہے۔ ایسے بہت سارے مسائل ہیں

**ملک میں آئین اور قانون کی بالادستی قائم ہو گی تو اسیکام بھی آئے گا، ملک ترقی بھی کرے گا ورنہ جو صور تحوال ہے یہ جاری رہی تو خدا نخواستہ بہت بڑے سماجیات سے گزرنما پر مسلط ہے۔**

بوجیوں کو درپیش ہیں۔ ان کے حل کے لیے ریاست کو اپنی رست تو قائم کرنی ہوئی ہیں، اس میں کوئی شک نہیں لیکن وہ رست ٹلم اور زبردستی کی بیانی پر قائم نہیں کی جاسکتی، لوگوں کو ان کے جائز حقوق دیے جائیں، ان کے مسائل پر ان کا جو جائز حق ہے وہ ان کو دو دیا جائے تو بات بنے گی ورنہ جس طرح کے حالات ہم نے مشرقی پاکستان میں پیدا کیے وہ بیہاں بھی پیدا ہو جائیں گے۔ لہذا انہیں چاہیے کہ جوان کے جائز مطالبات ہیں ان کو بڑے تقلیل سے نہیں اور ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

**سوال:** گزشت 75 سالوں میں بلوچستان کو جائز حقوق سے محروم رکھا گیا، پھر وہاں کئی آپریشنز بھی کیے گئے، بیرونی مداخلت بھی: بہر حال وہاں پر ہے، جیسا کہ اندیسا کے لکھوشن کا رنگے ہاتھوں پکڑا جانا، یہ سب چیزیں اپنی جگہ ہیں لیکن اس وقت ہم دیکھیں تو پاکستان کے گمراہ وہی عالم بھی بلوچستان سے ہیں، بیٹت کے چیزیں اور چیف جسٹس بھی بلوچستان سے ہیں، پھر گمراہ وہی دارالخلافہ جنہوں نے حال ہی میں اسقعنی دیا ہے وہ بھی بلوچستان سے ہیں، ان سب کلیدی عہدوں پر تعیناتی کے باوجود بھی اگر بلوچستان کے مسائل میں بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح کے ایک کیمی میں بالآخر مولا جنگی کی دوران حراست موت ہو گئی جس کے بعد حالیہ بلوچ مارچ شروع ہوا۔ اس وقت

یہ ہوتی کہ بلوچ رہنماؤں نے جو تقریریں کیں، جو نفرے لگائے وہ پتختا یوں کے خلاف تھے، اس بات کو social میڈیا پر بہت زیادہ اچھالا جازہا ہے۔ یہ طریقہ عمل کس قدر انتقام دہ ثابت ہو سکتا ہے؟

### سوال: اگر بلوچ رہنماؤں نے پنجاب کے خلاف نفرے نہ دینے سے ہوں گے۔

کوشش نہ کی تو برا انتقام ہو سکتا ہے مگر طاقت اور جرک راستوں سے یا اثراتِ ذکر نہیں ہوں گے بلکہ جائز حقوق دینے سے ہوں گے۔

### سوال: اگر بلوچ رہنماؤں نے پنجاب کے خلاف نفرے نہ

لگائے ہوئے تو ہم کہتے کہ سوچ میڈیا پر غلط ہم چالی جاری ہوئے لیکن انگریزوں نے واقعی ایسا کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے خود ثابت کر دیا ہے کہ وہ ملکِ دشمن کی زبان کوں رہے ہیں تو اس میں سوچ میڈیا کا رول کیا ہوا ہے؟

**رضاء الحق:** کوئی ریاست تاریخی کی بنیاد پر کھڑی ہوتی ہے، کوئی جغرافیائی، کوئی نسلی اور کوئی اسلامی بنیاد پر قائم ہوتی ہے، پاکستان جس نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا ہے اسی نظریہ کو ہم لاگو کریں گے تو پاکستان میں اس محکام آئے اور اس کی بنیاد پر اسلامی کو لاحق خطرات بھی کم ہوں گے۔ 1947ء سے

پہلے نہ تو پاکستانی نام کی کوئی قوم تھی، نہ یہاں پاکستان کی کوئی تاریخ تھی، نہیں نسلی یا اسلامی بنیاد پر پاکستان قائم ہوا تھا۔ اسلام واحد ایسی چیز تھی جس نے بھاول، پنجاب، سندھ، سرحد، بلوچستان اور شہر کے لوگوں کو ہوڑ کر ایک

پاکستانی قوم بنایا تھا۔ جیسے قرآن سے رہنمائی ملتی ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِلَّا حُوَّةً فَأَصْلِحُوا أَيْمَنَكُمْ وَأَنْقُوا اللَّهَ لَعْلَكُمْ تُثْرِجُونَ﴾ (۱۰) (اجرأت)

”یقیناً تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرو دیا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تو کام پر کام کیا جائے۔“

اگر ہم قرآن و سنت کو نافذ کرتے تو آج یہ حالات نہ ہوتے لیکن ہم نے شروعِ دن سے ہی نظر پر پاکستان کی

مخالف سمت میں چلانا شروع کر دیا۔ یہ بھیک ہے کہ شروع میں قرارداد مقاصد بھی پاس ہو گئی، 31 اعلاء کے 22 نکات

بھی سامنے آگئے، آئین میں اسلامی و فعات بھی شامل ہو گئیں لیکن عملی طور پر ہم نے اس کے خلاف کیا جس کا یہ

نتیجہ ہے۔ اب اس محکام کے لیے ضروری ہے کہ اپنے اصل نظریہ کی طرف لوٹ آئیں، اپنے آئین کو کمل اسلامی

بنائیں، انگریزی ای نظام کے سامنے تلے پر وان چڑھے والی اشرافی کو گام دیں، انہیں بھی آئین اور قانون کا پابند بنا دیں، عوام کے چاروں حقوق اور مطالبات پورے کریں،

سب سے اہم یہ کہ ہماری استبلیشنٹ بھی آئین اور قانون کے دائرے میں رہ کر کام کرے اور اواروں کو سیاست سے پاک کیا جائے۔ یہ کام ہم کریں گے تو ملک میں اس محکام بھی

آئے گا، ملک ترقی بھی کرے گا ورنہ جو صورتحال ہے یہ چاری رہی تو بہت بڑے سماتحت سے گزرا پرستا ہے۔



### ایوب بیگ مرزا: میں سمجھتا ہوں کہ انگریزی دور

میں بھی سیاسی کارکنوں کے ساتھ ایسا ظالم نہیں ہوا ہوگا جو آج ہو رہا ہے۔ اس لیے کہ پنجاب میں نسبتاً ترقی اور خوشحالی زیادہ ہے، حالانکہ سندھی، بلوچی، سرائیکی، پختون یہاں آتے ہیں تو ان کو بھی روزگار ملتا ہے، ان کو یہاں ترقی کے موقع بھی ملتے ہیں۔ کبھی

ہمیں منظور ٹھیکن اور علی وغیرہ کے بارے میں بتایا تو اور کیا ہو گا۔ اب جو ایکشن ہونے جارہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایکشن سے زیادہ سلیکشن ہوں گے۔ قوم کے اربوں روپے اس سلیکشن پر خرچ ہوں گے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لہذا میں تمام اداروں سے گزارش کرتا ہوں کہ

1971ء میں جسمی صورتحال پیدا نہ کریں۔ اس وقت بھی اسی طرح کے ایکشن ہوئے تھے۔ بی بی سی نے کہا ایکشن ہوئے نہیں بلکہ ایکشن عوام کے منہ پر مارے جارہے ہیں۔ 1971ء میں ایکشن روشن کا ہوتی تھی کہا وہ سب کے سامنے

ہوئے جا پکے ہیں اگر اس کے اثرات کو زائل کرنے کی

بیسی ماہی سے سبق یکھانا چاہیے۔

## تقطیم اسلامی کے زیر انتظام تھنگ شہر دہلی میں 11 اگロزہ ملک گیرم (15 نومبر 2023) کے دروازے ”حرمت مسجد اقصیٰ اور ہماری ذمہ داریاں“ پرستی

### حلقہ کراچی

25 نومبر 2023ء، برداشت شہر کراچی میں تقطیم اسلامی کے زیر انتظام ”حرمت مسجد اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری“ کے عنوان سے جلسہ کا آغاز رات 00:08 بجے کیا گیا۔

ائشیج سیکڑی کے فرائض امیر حلقہ کراچی شریقی ڈاکٹر انوار علی نے ادا کیے۔

ڈاکٹر انوار علی نے سب سے پہلے امیر تقطیم اسلامی شجاع الدین شیخ ہمز مرقرین، اور دیگر شرکاء کو خوش آمدید کیا۔ بعد ازاں جلسہ کی غرض دعایت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ تقطیم اسلامی نے 15 نومبر تا 25 نومبر 2023ء ملک گیرم ”حرمت مسجد اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری“ کے ذریعہ عوام الناس میں قضیہ فلسطین سے متعلق آگاہی اور مسئلہ فلسطین کو زندہ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں اور ایک جسد واحد کی مانند ہیں۔ قضیہ فلسطین تمام امت مسلمہ کا معاملہ ہے۔ جس کے لیے ہمیں ہر سطح پر آواز بلند کرنی ہے۔

تلاوت قرآن حکیم کے لیے قاری امداد اللہ عزیز کو دعوت دی گئی جنہوں نے سورۃ النساء کی آیات 74 تا 76 کی تلاوت اور ترجمہ سے حاضرین کو روحاںی غذافراہم کی۔

ڈاکٹر معراج البدی صدیقی، نائب امیر جماعت اسلامی

جلسہ کے افتتاحی خطاب کے لیے نائب امیر جماعت اسلامی ڈاکٹر معراج البدی صدیقی کو مددوں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ تقطیم اسلامی ”حرمت مسجد اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری“ ہم کے ذریعہ قوم میں شور اور بیداری پیدا کر رہی ہے۔ اہل غزوہ پیغام دے رہے ہیں کہ ماوی قوت تمہاری ہے لیکن اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ جماں کے مجاہدین نے صرف عسکری سطح پر بھی نہیں بلکہ اخلاقی طور پر بھی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کر کے اسلامی جہاد کی روح بیداری ہے۔ جماں کی قید میں رہنے والوں کے ایسے بیانات بھی سننے کو ملتے ہیں کہ ان کی قید میں خود کو حکومت تصور کر رہے تھے اور اصل خوف اسرائیل کی شدید بمبازی سے تھا۔

ڈاکٹر محمود صدیقی، رکن اسلامی نظریاتی کونسل و نائب مہتمم جامعہ الصفہ

معتqi محمد زبیر، رکن اسلامی نظریاتی کونسل و نائب مہتمم جامعہ الصفہ تقطیم خالد قدوسی کے بعد مفتی محمد زبیر کو دعوت خطاب دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ تقطیم اسلامی کا یہ اجتماع امت مسلمہ کی نشاط شانی میں اہم کردار ادا کرے گا۔ مسجد اقصیٰ امت مسلمہ کا ہی کو اڑ رہے اور ان مبارک جگہوں میں سے ہے جن کے لیے سفر کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔ تاریخ مسجد اقصیٰ کو نصاب میں شامل کر کے آئنے والی سلوکوں کو پڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہ مغرب والے جانوروں کے حقوق تو بیان کرتے ہیں مگر انہیں غزوہ کے پھوکی نعلوں پر رونا نہیں آتا۔ ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا گریٹر اسرائیل کے حوالے سے بیان کر اندازہ ہوتا ہے کہ اسرائیل کے مزید کیانا پاک اور غام ہیں۔ پاکستان کے حکمرانوں سے طالب ہے کہ اسرائیل کے حوالے سے تاکہ مظہر کی پالیسی پر تھام رہیں۔

شجاع الدین شیخ، امیر تقطیم اسلامی تقطیم اسلامی کے میر شجاع الدین شیخ نے اپنے صدر قریب میں کہا کہ تقطیم اسلامی کی 11 روزہ ”حرمت مسجد اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری“، ہم کا مقدمہ عوام الناس میں آگاہی پیدا کرنا اور مسئلہ فلسطین کو زندہ رکھنا ہے۔ یہ کسی ایک جماعت کا کام نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا کام ہے۔ جو لوگ فلسطین میں شہید ہو رہے ہیں وہ تو زندہ ہیں مگر امت کا بہت بڑا طبقہ مردہ ہو گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماں کے مجاہدین اس وقت بالظوقتوں کے خلاف

پروگرام کے درمیان مقرر ڈاکٹر محمد صدیقی تھے۔ انہوں نے گہا آج ہماری بے بی کی وجہ یہ ہے کہ ہم وہیں کا شکار ہو گئے ہیں۔ اس وقت دنیا میں 2 ارب سے زیادہ مسلمان ہیں لیکن زبانی طور پر احتجاج کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے حکمران مسئلہ فلسطین کا حل دوریاست قرار دیتے ہیں حالانکہ القدس اور مسجد اقصیٰ، قیامت تک کے لیے وقف اسلامی ہے۔ اسے کوئی تقیم نہیں کر سکتا۔ قضیہ فلسطین پوری امت مسلمہ کا معاملہ ہے۔

نیاز کر دے فوج کہاں ہے؟ کیا اس فوج کو صرف عرب بادشاہوں کی حفاظت کے لیے رکھا گیا ہے؟ انہوں نے عالم اسلام پر زور دیا کہ فلسطین میں اسرائیل کی تنگی جاریت کے خلاف نہ کھڑے ہوں اور بھرپور طریقے سے اپنے فلسطینی بھاؤں کی برہمنی مدد کریں۔ حاس کے تہجان ڈاکٹر خالد قدوسی نے حاضرین کو زمینی حقائق سے آگاہ کرتے ہوئے فلسطینی حکومت کی شجاعت اور اور بلند ہمت کی زندگی کا سنا کر مسلمانان عالم کی غیرت ایمانی کو نکالا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت ارش مقدس کے دفاع میں اسرائیلی فوجی قوت کے سامنے سیسی پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑی ہے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت ایوب بیگ مرزا نے کہا کہ پچھلے اڑھائی ماہ سے فلسطین میں نسبت مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ لیکن تم ظریفی یہ ہے کہ یہ سب پچھے انسانی حقوق کے امام نہاد علیبردار امریکہ بھادر اور اس کے مغربی اتحادیوں کی پشت پناہی سے ہو رہا ہے۔ سرائیل کے ہاتھوں نسبت فلسطینی مسلمان شہداء کی تعداد میں بزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ بزاروں کی تعداد میں لوگ رخی ہیں۔ تقریباً یہ لاکھ لوگ بے گھر ہو کر تاریک راتوں کو سحر کر رہے ہیں۔ دوسری طرف انسانی حقوق کے علیبرداروں کی پر اسرار خاموشی کی وجہ سے سرائیل فلم و تم کی تی دستائیں رقم کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے فلسطین میں ایک انسانی لیے جنم ل رہا ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر تم ظریفی یہ ہے کہ خود مسلم دنیا بھی ایک خاموش نہادی کی طرح یہ سب پچھو دیکھ رہی ہے اور اس سے مس نہیں ہو رہی۔ پروفیسر ڈاکٹر جیب مناشائی کی طرح یہ سب پچھو دیکھ رہی ہے اور اس سے مس نہیں ہو رہی۔ پروفیسر ڈاکٹر جیب مناشائی کی طرح یہ سب پچھو دیکھ رہی ہے اور اس کا سب سے بڑا

اطریه اسلامی ایشی پاکستان سے ہے۔ اسی لیے پاکستان کو اس جنگ سے دور رکھنے کے لیے جان بوجھ کر افغانستان کے ساتھ لڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے مسلمانان عالم کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے خبردار کیا کہ آج اصل آرامش ملک طالبینوں کی نہیں بلکہ مصر، اردن اور سعودی عرب میں بڑے بڑے محلاں کے مکینوں کی مورتی ہے جو اس پوری صورت حال پر چھپ سادھے بیٹھے ہیں۔ مولا ناشیر احمد کشمیری نے مسلمانان عالم کے ضمیر کو تجویز تھے ہوئے کہا کہ ہر مسلمان کا فرض بتتا ہے کہ وہ اپنی بساط کے مطابق اس عظیم مقصد میں اپنا حصہ ذاتیں۔ علماء مبرہ و حراب سے جہاد کریں، بحافی قلم

سے کریں اور عام آدمی اگر با فعل جہاد میں شامل نہیں ہو سکتا تو کم از کم اسرائیل کی پشت پناہ کمپنیوں کی مصنوعات کا بایکاٹ کر کے اس جہاد میں اپنا حصہ دالیں۔ سینئر صحافی حامد میر نے کہا کہ فلسطین کا مسئلہ صرف شبکہ بیان تحریروں اور مذہق قراردادوں سے حل نہیں ہوگا۔ اس کے لیے میدان عمل میں کوڈنا پڑے گا اور اس کا کم سے کم تقاضا ہے کہ ہم ہر طبق پر اپنی آواز بلند کر فلسطینیوں کے مورال کو بلند کرتے رہیں۔ انہوں نے پاکستان کے مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو لکھا تھے ہوئے کہا کہ اگر انہیں میں آٹھ لاکھ لوگ باہر نکل کر سرائیل کی نیکی چاریت کے خلاف اپنا احتجاج ریکارڈ کر سکتے ہیں اور امریکہ کے شہر یوریاک میں خود بیویوں کی جانب سے احتجاجی مظاہرہ ہو سکتا ہے تو کیا ہم اتنے لگئے گزر رہے ہیں کہ ہم پاکستان کے کسی بڑے شہر میں اسی نوعیت کا ایک بڑا مظاہرہ بھی نہیں کر سکتے۔ انہوں نے مسلمانان پاکستان کے خیر کو جھوٹتے ہوئے کہا کہ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے کہ اگر ہم اپنے فلسطینی بھائیوں کے لیے اور پچھنیمیں کر سکتے تو کم از کم ایک لاکھ لوگوں کو بچ کر کے اپنا احتجاج توریکارڈ کرو سکتے ہیں۔

(مرتب: داکٹر اشرف علی، ناظم نشر و اشاعت حلقہ اسلام آباد)

محمد اقصیٰ کی حفاظت اور امانت مسلم کے بقاء کی جگہ لڑ رہے ہیں۔ دعوت دین اور اقامتِ دین کا کام روحانی تربیت کے بغیر نہیں ہو سکتا اور یہ وصف حماں کے مجاہدین میں بنظر چشم دیکھا جاسکتا ہے۔ اسرائیل کے عوام تو نہیں یا ہو کا گلا پکڑ رہے ہیں لیکن دوسری طرف حماں کے مجاہدین کے ۱۷ اکتوبر کے طوفانِ الاقصیٰ آپریشن کے بعد غزوہ کے عوام پر آئے والی سخت آزمائش کے باوجود بھی وہاں کے عوام حماں مجاہدین کے ساتھ کھڑے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال ہونے کا نتیجہ ہے۔ اس اعمالیں ہنہی نے کہا ہے کہ اگر پاکستان جواب دے تو اسرائیل جنگ بندی کر سکتا ہے۔ اسرائیل کے خالموں کو پتہ ہے کہ ان کا سب سے بڑا دشمن پاکستان ہے اور فلسطین کے مسلمانوں کو امید ہے تو وہ پاکستان سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا اسلامی جبود یہ پاکستان کی سولین اور عسکری قیادت کو معلوم نہیں کہ قائدِ اعظم کے فرمودات کی روشنی میں قیام پاکستان کے فوراً بعد پاکستان کی اسرائیل کے حوالے سے انتہائی واضح پالیسی، جو محکم دینی بینا دوں پر قائم ہے، بنادی گئی تھی۔ اس پالیسی کے مطابق فلسطین میں دور یا قیاسی حل کی بات کرنا تاجراز صھیونی ریاست کو تسلیم کرنے اور اللہ سے سرکشی کے مترادف ہے۔ اسرائیل کی سہولت کارکپیوں کی مصنوعات کا مستقل بایکاٹ جاری رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی مسلمانوں کی استقامت درحقیقت تویی ایمان اور اللہ پر توکل کا نتیجہ ہے۔ مسلمان ممالک کے حکمرانوں اور مقدار طبقات کو فلسطینی مسلمانوں کی سفارتی، سیاسی اور مالی مدد کے ساتھ ساتھ عسکری مدد بھی کرنا ہوگی۔ یہ ہماری غیرت ایمانی کا تھا۔

ایمیں مسلم اسلامی کی دعا کے ساتھ حراثت گیا رہ بیکے یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اہل کراچی بڑی تعداد میں پروگرام میں شریک ہو کر کمال یکومی کے ساتھ تم تین گھنٹے ان اکابرین ملت کے خیالات سے مستفید ہوئے۔ ایک محتاط انداز سے کے مطابق اس جلسے میں تقریباً 2000 حضرات نے شرکت کی۔ تیظیم اسلامی کے رفقاء نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے بھرپور محنت کی۔ رب کریم ان مسامی کو شرف قبولیت سے نوازے اور اصلاح احوال کا ذریعہ بنائے۔ آمین! (مرتب: محمد سعیل، معتمد حلقوں کراچی جنوبی)

حلقة اسلام آباد

تہذیم اسلامی پاکستان کے زیر انتظام وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں، "فلسطین میں مسلمانوں کے قتل عام اور عالم اسلام کی بے حسی" کے عنوان کے تحت قومی سیمینار 24 دسمبر 2023ء کو منعقد ہوا۔ سینما کی صدارت ایمیر تہذیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے کی۔ شیخ سیکرٹری کے فرائض حلقہ اسلام آباد کے امیر ڈاکٹر غیرم اختر خان نے انعام دیئے۔ تہذیم اسلامی کے زیر انتظام منعقدہ مذکورہ سیمینار "حرمت مسجد اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری" کے عنوان سے 15 دسمبر تا 25 دسمبر 2023ء تک 11 روزہ ملک گیریم کا حصہ تھا۔ اس کا مقصد فلسطین کے مسلمانوں پر اسرائیل کے باحتوں ظلم و درنگی کے خلاف میں الاقوامی

برادری کی حمایت حاصل کرنا اور فلسطینی عوام کے ساتھ بھیگ کا اٹھار کرنا تھا۔ امیر تحریک اسلامی شجاع الدین شیخ نے سینماز خطبہ کرتے ہوئے خبردار کیا کہ ارض مقدس فلسطین کی سرزمیں پر گل آگ کے شعلے ہمارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں اور اس آگ سے احتراض ہوا جماری وبلیز ہوں پر دستک دے رہا ہے۔ اگر تم نے اب بھی ہوش کے تاخن نہیں لیے اور اپنی ذمہ داریوں کا احسان نہیں کیا تو پوری مسلم دنیا کے لیے اس کے خطرناک متأثرا ہو رہا ہے۔ انہیوں نے سوال انخیا کہ چوتھیں ممالک کی

کہا کہ فلسطینی مسلمانوں کی استقامت درحقیقت قوی ایمان اور اللہ پر توکل کا نتیجہ ہے۔ مسلمان ممالک کے حکمرانوں اور مقندر طبقات کو فلسطینی مسلمانوں کی سفارتی، سیاسی اور مالی مدد کے ساتھ ساتھ عسکری مدد بھی کرنا ہوگی۔ یہ ہماری غیرت ایمانی کا تقاضا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ ان تمام پروازائنس کا بیکاٹ کریں جو برادر است یا بالا واطہ اسرائیل کو سپورٹ کرتی ہیں۔ فلسطین کے مسلمانوں کی اخلاقی مدد کے علاوہ مالی مدد بھی کریں۔ ان کے لیے دعا کا اہتمام کریں۔ اور اپنے بچوں مسجد اقصیٰ کی تاریخی اور دینی اہمیت سے اگاہ کریں۔

پروگرام کے آخر پر امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے دعا کروائی۔ اس سیمنار میں تقریباً ایک ہزار کے قریب مردوخواتی نے شرکت کی۔ حاضرین محفل کو فلسطین کے حوالے سے نداء خلافت کا خصوصی شمارہ تھے کہ طور پر پیش کیا گیا۔

الشعالی رفتہ تنظیم کی اس بھروسہ کوش کو شکریہ و منظور فرماتے ہوئے ان کو بہترین اجرے نوازے۔ (رپورٹ: رانا محمد شیعاء الحسن، ناظم شرعاً و انشاعت حلقہ گوجرانوالہ)

## رفقاء متوجہ ہوں

جامع مسجد شہر یار بربل نمبر کنارہ 165 والا پل صادق آباد  
صلح رحیم یار خان (حلقہ سکھر)، "میں

21 تا 28 جنوری 2024ء (بروز اتوار نماز عصر تا بروز ہفتہ نماز ظہر)

## مسنون فلسطینی کوشاں

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوت: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔

گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:

☆ اسلام کا انقلابی منشور ☆ جہاد فی سبیل اللہ

(اور زیادہ سے زیادہ رفتہ متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

26 تا 28 جنوری 2024ء (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

## اجماع، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوت: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔

ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انقلابی منشور (سامی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

## موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لاائیں

پرائے رابطہ: 0302-8638199 / 0332-7294618

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375 (042)

تنظیم اسلامی حلقہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام "حمرت مسجد اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری" کے عنوان سے 17 دسمبر 2023ء کو رائلز میر جہاں گجرات میں ایک سیمنار منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز رات 8 بجے تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت کی سعادت گجرات کے ملتزم رفیق حافظ بلال شاقب نے حاصل کی۔ اس کے بعد امیر حلقہ علی چیند میر نے نعتیہ اشعار پڑیں کیے۔ اسچ سیکریٹری کی ذمہ داری امیر حلقہ علی چیند میر نے ادا کی۔ اس سیمنار میں امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ کے علاوہ دو معزز مہمان بھی تعریف لائے جن میں گوجرانوالہ سے شیخ الحدیث والقیسیر مولانا محمد مالک بجنڈر اور امیر ضلع جماعت اسلامی انصر دھولی ایڈو کیٹ شامل تھے۔

شیخ الحدیث والقیسیر مولانا محمد مالک بجنڈر نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسجد اقصیٰ واحد مسجد ہے جس میں تمام انبیاء نے نماز ادا کی ہے۔ ایسی مسجد اس زمین پر اور کوئی نہیں اس لیے مسلمانوں کے لیے مسجد اقصیٰ کی بہت اہمیت ہے۔ اس لیے اس کو کسی کے حوالے کر دینا غیرت دینی کے منافی ہے۔ انہوں نے فلسطینی مسلمانوں کے لیے تباہی میں دعا کی اپیل کی۔

امیر ضلع جماعت اسلامی انصر دھولی ایڈو کیٹ نے خطاب کا آغاز رسول اللہ ﷺ پر تقدیم کی مسجد اقصیٰ سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے فلسطینی مسلمانوں کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے امت مسلم کی بے حصی کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین کے مسلمان جن پر دنیا کے تمام جوشی ٹوٹ پڑے ہیں اور ہمارے ملک کے وزیر اعظم فلسطین کے بارے میں ہماری 75 سالہ پالیسی کو تبدیل کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے حکمران کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نگران وزیر اعظم کا دور یا حقیقی مطالباً اپنی افسوسناک ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے آواز اخراجیں۔ فلسطینی مسلمانوں کی مانی اور اخلاقی مدد کریں۔ اپنی نئی نسل کو فلسطین کی تاریخ اور پاک منظر کا مطالعہ کرنے کی اپیل کی۔

اپنے صدارتی خطبہ میں امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے آئے ہوئے معزز مہمانوں کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور ان کے بیان کردہ اہم نقاط کو دوڑھا ایڈ اور ان کو سراہا۔ اس کے بعد انہوں کا فلسطین پر یہی امت مسلم کا معاملہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماس کے مجاہدین اس وقت باطل قوتوں کے خلاف مسجد اقصیٰ کی حفاظت اور امت مسلم کے بقاء کی جگہ لڑ رہے ہیں۔ مسئلہ فلسطین دینی و تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ پون صدی سے جاری صمیمی ظلم و جرکو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ 17 کتوبر 2023ء کے بعد اسرائیل کی غزہ میں درندگی کا یہ عالم ہے کہ مظلوم عورتوں، بچوں اور بڑوں کو مسلسل بمباری کر کے شہید کیا جا رہا ہے۔ مغرب جس کے سرحد امریکہ اور برطانیہ ہیں۔ وہ فلسطینی مسلمانوں کی اس نسل کیشی میں اسرائیل کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہیں اور اسرائیل کے انسانیت کے خلاف جرائم میں برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سولین اور عسکری قیادت کو معلوم نہیں کہ قائد اعظم کے فرمودات کی روشنی میں قیام پاکستان کے فوراً بعد پاکستان کی اسرائیل کے ساتھ کندھے سے انتہائی واضح پایہسی، جو مسلمان دینی بنیادوں پر قائم ہے، بنادی گئی تھی۔ اس پالیسی کے مطابق فلسطین میں دور یا حقیقی حل کی بات کرنا جائز ہے، بنادی گئی تھی۔ اس پالیسی کے مطابق فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے اور اللہ سے سرکشی کے مترادف ہے۔ انہوں نے

حلقة کرایحی جنوی کے زیر اہتمام مسالات اجتماعی برائے رفیقات

حلقہ کراچی جنوبی خواتین کا سالانہ اجتماع 24 دسمبر بروز اتوار نیشن ایکٹیو میں  
منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی بیگمات امیر محترم تھیں۔ پر ڈرام کا باقاعدہ آغاز سورۃ بنی  
امرا کی تلاوت سے ہوا جس کی سعادت ام ریان صاحب نے حاصل کی۔ اس کے بعد  
المیہ منصور صاحب نے قرآنی آیات کا ترجیح بیان کیا۔ اسچ پر میر بانی کے فرانچ ام ابرائیم  
نجماں دے رہی تھیں۔

خاتم انبیاء سید المرسلین رحمت اللہ علیہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حضور گلبائے عقیدت الہیہ منصور صاحبہ نے پیش کیا۔ اصلاح نفس کی مناسبت سے لاندھی کی رفیقہ الہیہ قدیر صاحبہ نے صبر کے موضوع پر پڑتا شیر بیان کیا۔ انہوں نے آں یا سر فیض اور مصعب بن عسیر جیسے جلیل القدر صحابہ کرام علیہم السلام کی مثالوں سے صبر کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ ”ما خواں ہم پر کس طرح اثر نداز ہوتے ہیں“ پربت اشرف نے بڑے تاثیحاء اندماز میں غفلت اور اس کے اسباب پر اظہار خیال کیا۔ تیرسا بیان ام ط صاحبہ کا ترکیبی نفس پر تھا جو انہوں نے قد افلح من زکھا (سورہ قصص) کے تناظر میں دیا۔ 10:30 بجے چائے کا وقفہ ہوا۔ وقفہ کے دوران چائے کے ساتھ رفیقات کا آپس میں باہمی ملاقات کا سلسہ جاری رہا۔

11 بیک رفیقات پنڈاں میں واپس آئیں۔ جہاں اہلیہ عامر صاحب اُٹھ پر موجود تھیں۔ ”غراخت“ پر ان کا بڑا ہی چھپوڑ دینے والا بیان تھا، جس سے آخرت کے مظاہر اور ہماری بھی بڑے ہی موثر انداز میں سامنے آئی۔ اہلیہ اول امیر محترم نے حرمت مسجد اقصیٰ اور ہماری ذموداری کے عنوان سے بڑا ہی گرمادی نے والا پرچوش درس دیا۔ انہوں نے بتایا کہ بطور رفیقات ہمارے کرنے کے اصل کام و عماویں کا اہتمام اُنل نمازوں کی کثرت، انہوں سے اچتناب، اسرائیلی مصنوعات کا بایکاٹ اور پچوس میں شوق جہاد پیدا کرتا ہے۔ انہوں نے تاریخ کے مطالعے پر بھی زور دیا جو ہماری اصل ہے۔

ابدیہ دوم امیر محترم نے ”رفیقاتِ سیم کا لفظ سے تعلق اور ذمہ داریاں“، ”حسن انداز میں بیان فرمائی۔ انہوں نے بتایا کہ بطور رفیقتِ لفظ سے جڑے رہنا کتنا ضروری اور اہم ہے۔ اس کے بعد امام ابراہیم نے امیر حلقہ کا تحریری پیغام پڑھ کر سنایا۔ امیر حلقہ کی جانب سے رفیقات کو بہت سی خوبصورت الفاظ کے ساتھ ان کی ذمہ داری کا احساس دلایا گیا۔ اس کے بعد امام ابراہیم نے ہمیشہ نہمان کو اپنی پر مددوکیا۔ ہمیشہ نہمان نے اپنے مخصوص دھیمے دھیمے لجھے میں میزبان ٹم کا شکریہ ادا کیا اور بڑے جامن الفاظ میں قیادت سے جڑے رہنے کی امیت واضح کی۔ انہوں نے چند اشعار کی صورت میں ثابت قدمی اور استحقاق مت روز و رداء:

اکھی ہیں کچھ امتحان باقی، فلاکتوں کے نشان باقی  
قدم نہ بچھے ہیں کہ قسمت اکھی ہیں آزمائیں ہے  
ریکس اہل نظر سے کہہ دو کہ آزمائش سے جی نہ باریں  
ہے سمجھتے تھے آزمائش وہی تو مگری بنا رہی ہے!

حلقة خبر پختونخوا جنوبی کے زیر انتظام مظاہرہ

حلقہ خیر پختونخوا جنوبی نے حرمت مسجد اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری، "مہم کے سلسلے میں پرنسیپل کلب پشاور کے سامنے ایک مظاہرے کا انعقاد کیا۔ یہ مظاہرہ 15 نومبر، 2023، کو صبح 11 بجے شروع ہوا اور 12 بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس مظاہرے میں 83 رفقاء، احباب نے شرکت کی۔ جس میں مقامی شخصیم پشاور شہر، پشاور صدر، پشاور غربی، تو شہر، مردان، منفرد اسرہ صوابی، ناصر پور اور حلقہ خیر پختونخوا جنوبی کے منفرد رفقاء، احباب نے شرکت کی۔

اس مقصد کے لیے 50 میلی بورڈز اور 7 بیئر زچھپوائے گئے۔ مظاہرین پر لس کلب اور بیلوے سٹیشن پشاور صدر کے درمیان والی سڑک پر دونوں اطراف میں سختی رہے۔ انہوں نے باتحوں میں میں بورڈز اور بیئر زاخمار کھکھتھے۔ انہیں بدایات جاری کی گئی تھیں کہ میریاں کی راوائی میں کوئی خلل نہ پڑنے پائے اور انتہائی پر امن رہیں۔ پچھر فرقاء نے پہنچ بڑا اور سر و رقد کی تیسم کی ذمہ داری ادا کی اور آنے جانے والوں میں پھر لشکر تعمیم کیے۔ مظاہرے کے لیے ساؤنڈ سٹم کا بھی بندوبست کیا گیا تھا۔ مظاہرے سے محترم افضل باسط ناظم تربیت حلقت، محترم ذاکر حافظ محمد مقصود امیر مقامی تنظیم مردان، محترم محب الرحمن، رفیق مقامی تنظیم پشاور غربی، محترم سلیمان، رفیق مقامی تنظیم مردان اور محترم محمد شیخ اخنثی امیر حلقہ خیر پتوخوا جنوبی نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے شرکاء کو مسجد اقصیٰ کی حرمت کے خصمن میں آگاہی دی۔ انہوں نے مظلوم فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم کے خلاف شدید الفاظ میں مذمت کی، جنگ بندی کے لیے مسلمان حکمرانوں کو اپنے کروار ادا کرنے کے لیے اور وحشیانہ بمباری بند کرانے اور فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام اور ان کی نسل کشی روکنے کے لئے آگے بڑھ کر کام کرنے کی تلقین کی۔

محکم پولیس کی مقامی انتظامیہ و ذمہ دار نے امیر حلقہ سے گفت و شنید کی اور اس تھجھیہ مظاہر سے کچھ بھی، مبینہ، مکمل معلومات حاصل کیتی۔

آخر میں امیر حلقہ نے اختتامی کلمات ادا کیے اور رفتار، واحباب کا اس مظاہرے میں شرکت پر شکریہ ادا کیا۔ امیر حلقہ نے انتظامیہ اور میڈیا کے افراد کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمارے ساتھ بھروسہ پور تعاون کیا۔

مظاہرے کے دوران انظامیہ اور میڈیا کے افراد نے ہمارے ساتھ بھروسہ پور تعاون کیا۔ ڈاک نیوز، ARY نیوز، GNN اور دیگر نیوز چینلز نے امیر حافظ خیر پختونخوا جنوبی محمد محجتب شمس دلکش اور محترم مفضل باسط صاحب کے تاثرات ریکارڈ کیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(رپورٹ: سعید اللہ شاہ، محمد حلقہ خیر پختونخوا جنوبی)

## اسرا میل جنگ کو پھیلا کر پوری دنیا کا امن و امان تباه کرنے پر متلا ہوا ہے

### شجاع الدین شیخ

اسرا میل جنگ کو پھیلا کر پوری دنیا کا امن و امان تباہ کرنے پر متلا ہوا ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ لہستان کے دارالحکومت یروت میں اسرا میلی ڈرون حملہ میں حساس کے نائب سربراہ اور سینئر ہبمنا شیخ صالح العاروری سمیت حساس کی قیادت کے 7 افراد کی شہادت نے ثابت کر دیا ہے کہ ناجائز صیہونی ریاست جنگ کو پھیلانے کے تباہ کان منحوبے عمل پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صیہونی گریز اسرا میل کے قیام کی طرف عملی طور پر بڑھ رہے ہیں اور انہیں امریکہ اور یورپ کی مکمل معادوت حاصل ہے۔ اسرا میل کے اعلیٰ عہدیدار حکام کھلاڑیوں کے رہے ہیں کہ صرف غرہ بلکہ مغربی کنارے سے بھی فلسطینیوں کا صفا یا کریدا جائے گا اور جس مسلمان ملک میں بھی حساس کی قیادت وہ بہمنا موجود ہیں ان کی تاریخ تکانگی کی جائے گی۔ مسلمان ممالک کو اب فیصلہ کرنا ہو گا کہ یادہ گیریزی کی طرح ذلت و دوسائی کی زندگی گزارتے رہیں گے یا یادوری سے لڑتے ہوئے اسرا میلی اور نندی گروہ اور غنڈہ گروہ کا دندان ٹکلن جو اب دیں گے۔ صالح العاروری نے ہزاروں فلسطینی مسلمانوں کی طرح جام شہادت نوش کر کے آخری کامیابی حاصل کر لی ہے اور غرہ کے غیور مسلمانوں کا خون اسرا میل کے خلاف تحریک مراجحت کوئی طاقت اور قوت نہیں گا۔ ان شاء اللہ! البته مسلمان ممالک کے حکمران اور مقدرتی طبقات فرماؤں نہ کریں کہ اسرا میل پوری دنیا کا امن و امان تباہ کرنے پر متلا ہوا ہے اور اس کا اگاہ برد و میر مسلمان ممالک ہی ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ جو بولی افریق نے تو جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسرا میل کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں نسل کشی کا مقدمہ دائر کر دیا ہے جو کم ہتھی کا مظاہرہ کرنے والے 57 مسلمان ممالک کے مند پر طلبائچے سے کم نہیں۔ پاکستان کے حوالے سے اسرا میل کے مذمم عزمِ عالم پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ 1967ء کی جنگ میں فتح کے بعد پیرس میں جشن مناتے ہوئے اسرا میل کے سابق وزیر اعظم ذیویڈ بن گوریان نے واضح الفاظ میں اعلان کیا تھا کہ اسرا میل کا خطا نکار ترین حریف پاکستان ہے۔ پھر یہ کہ کچھ عرصہ قبل موجودہ اسرا میلی وزیر اعظم نہیں یا ہوا ایک اثرو یو یہ میں اس خواہش کا اظہار کر کچا ہے کہ پاکستان کے ائمہ و ائمہ توڑ دیجے جائیں۔ لہذا ہمارے حکمران اور مقدرتی طبقات صورت حال کی نزاکت کا احسان کریں۔ امریکہ چاہتا ہے کہ پاکستان اور افغانستان آپس میں سمجھتمانگی ہو جائیں اور وہ دونوں ممالک کے اشتراک سے خراسان کا وہ عملی طور پر تشکیل نہ پائے جس کے بارے میں احادیث نبوی میں بشارت آئی ہے کہ وہاں سے فوجیں حضرت مہدیؑ کی نصرت کے لیے جائیں کی اور ایمان (یہ واثق) میں اسلام کا جنہدا گاڑ کر پوری دنیا پر دین کو قائم و ناذر کریں گی۔ لہذا ہمیں پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی ائمہ پاکستان بتانا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمان ممالک کے حکمرانوں اور مقدرتی طبقات کو صراطِ مستقیم کی طرف راحسانی عطا فرمائے۔ آئین یا رب العالمین!

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ تشریف انشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

## فروع میں اسلامی جاریت کا شماری پیچے بھی پر ہرم

غزہ (صباح نیوز) غزہ میں اسرا میل جاریت کا شمار بچے بھی پر عزم ہیں۔ غزہ کے ایک معصوم بچے کا عربی زبان میں لکھا گیا خط سو شش میڈیا پر واہل ہو گیا ہے۔ ایکس پر جاری ہونے والے خط میں بچے نے اپنا گھر بارچوڑتے ہوئے القام کے مجاہدین کو مخاطب کیا ہے۔ بچے نے لکھا ہے کہ، اللہ کے پیارے بندوں، ہم نے اپنا گھر باری یہ سوچ کر چھوڑا کہ آپ یہاں ہو تو یہ محفوظ ہے، آپ کا شکر یہ، ہم ضرور اپنے گھروں کو واہیں لوئیں گے، باورپی خانے کی الماری میں ہم نے آپ کے لئے کھانا رکھا ہوا ہے، اس کے لیے بیدروم کی چاہیاں ہیں، جیسے ہی بیدروم کا دروازہ کھولو گے بست پر آپ کو میں میں گے، اگر آپ کو ان پیسوں کی ضرورت ہو تو خوشی سے خرچ کرنا، اگر میرا گھر تباہ ہو جائے تو یہ ایک چھوٹی سے قربانی ہو گی، آپ کے پاؤں کے جوست میرے گھر سے زیادہ یقین ہیں، لیکن میری آپ سے درخواست ہے کہ اپنا خیال رکھنا اور محفوظ رہنا، اللہ آپ کا اور ہمارا حامی و ناصبر ہو۔

### انہایی رہائی اللہ

تکریماً السَّيِّدِ وَعَارِفِتِ الْوَبَاعَانِ  
لِلَّهِ الْمُنْتَهَىٰ وَمُهُودِينَ وَبِقَهْلَكُمْ  
رَحْمَةُ رَحِيمٍ مُرَسِّباً  
الْمَرْأَةُ الْمُبَيِّنَةُ سَالِمَةٌ عَبْرَ الْكَمْ  
يَا هَا عَلَيْكَ أَلْفَ مَرَّكَ وَهَنَا عَقْلَكَ  
رَفِيقَةُ الْقَدَّةِ فِي كَنَائِيَّةِ لَوْنَا لَبِنِ وَرَاجِ  
سَالِرَوَيْتَ. كَتَبَ الْقَدَّةَ بِإِعْتَادِ عَفَّاتِ الْخَوْمِ  
عَمِرَدَ مَا فَقَحُوا فِي وَهَارِيَّ الْمَلْعُونَ، إِذَا اهْبَرَوْهُنَّ  
صَرْفَوْهُنَّ سَالِنَهَا  
الْبَيْتَ إِذَا اهْبَرَ فِي صَرَافِكَ كَبِيَّهَ  
إِنْ كَلَّ وَمَعِدَّ؛ اسْتَهْلَكَ عَحَالَكَ وَرَكَنَوْهُ فَلَعْنَ

نَدَانِيَ خَلَافَتَ لَاهُورَ

# امیر تفہیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(21 دسمبر 2023ء)

بیعت (21- دسمبر) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

بعد (22- دسمبر) کو قرآن اکیڈمی نیشن کراچی میں اجتماع جمع سے خطاب کیا۔ شام کو پشاور کے لیے اسلام آباد جانا ہوا۔

بیعت (23- دسمبر) کی صبح پشاور میں کچھ احباب سے انفرادی ملاقاتیں ہوئیں۔ شام کو ایامین یو نیورسکی کے آڈیوریم میں مسئلہ فلسطین سے متعلق منعقدہ سینیار میں شرکت کی اور بطور صدر مجلس اختتامی خطاب کیا۔ (مولانا الطاف الرحمن یونیورسٹی صاحب بھی تشریف لائے تھے تاہم انہوں نے کوئی گفتگو وغیرہ نہیں کی۔) رات اسلام آباد پر ہوئی۔

توار (24- دسمبر) کو قائد اعظم آڈیوریم اسلام آباد میں منعقدہ سینیار میں شرکت کی اور صدر احتیاطی خطاب کیا۔ ذاکر خالد قدوسی، آصف القیان قاضی، حامد میر، مولانا شیر احمد عثمانی اور محترم ایوب بیگ مرزا بیکھیش مقررین شریک ہوئے۔ رات کو کراچی واپسی ہوئی۔

بیعت (25- دسمبر) رات کو کراچی کے ایک اوپن گراؤنڈ میں منعقدہ سینیار میں شرکت کی۔ تمام مقررین (ذاکر معراج البھی صداقی، ذاکر عمر محمود قادری، آصف القیان قاضی، ذاکر خالد قدوسی اور فتحی محمد زیر) نے بھرپور گفتگو کی۔ تقریباً 2000 کے قریب حاضری رہی۔

منگل، بده (27-28- دسمبر) کو معمول کی مصروفیات کے علاوہ علم فاؤنڈیشن کے احباب سے ملاقات کی۔ نظام اعلیٰ کے باں ان کی والدہ کی بیماری کے لیے اہل خانہ کے ساتھ جانا ہوا۔ نائب امیر سے مسلسل آن لائن رابطہ ہا۔

## گوشۂ انساد اسود

### وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

#### (گزشتہ سے پیوست)

(2) ”اے ایمان والو! اللہ سے ذرا و اور چھوڑ دو باقی ربا جو تم نے لینا ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔ اگر تم اس پر عمل نہ کرو گے تو اعلانِ جنگِ ان لوگوں کے رسول ﷺ کی طرف سے۔ اور اگر تم توبہ کرو گے تم کو تمہارے اصل اموال مل جائیں گے، تم ظلم نہ کرو گے اور تم پر ظلم نہ کیا جائے گا۔“ (ابقرۃ: 278، 279)

ان آیات کے الفاظ «وَإِنْ تُبْتَشِّمْ فَلَكُمْ رُءُوفُ نُسُفُ أَمْوَالِ الْكُفَّارِ» سے اس قدر بات توبا کل واضح ہو جاتی ہے کہ سوداصل قرض کی اصل رقم پر اضافے کا نام ہے۔ ان آیات مبارکے یہ بات بھی صراحةً سے معلوم ہو رہی ہے کہ اس اضافی رقم کا مطالبہ قرض خواہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ تاہم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مقرض نے بھی قرض خواہ سے قرض لیتے وقت اس اضافے کو شرط کے طور پر شدید مجبوری یا حاجت کے پیش نظر بیویا پھر اس نے منافع کے طبع میں باہمی رضامندی سے رأس المال پر یہ مشروط اضافہ ادا کرنے پر آمدگی ظاہر کی ہو لیکن قرآن پاک کا قرض خواہوں کو یہ اختیار کرنا کہ وہ سود کے بقايا جات قرض خواہی کرتا ہے۔ اور اصل اموال پر اکتفا کریں اس بات کی دلیل ہے کہ سوداکا مطالب اپنے مفاد کے لیے قرض خواہی کرتا ہے۔

حوالہ: ”انسداد و مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال“ از حافظ عاطف وحدید

**آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 622 دن گزر چکے!**

☆ حلقہ گوجرانوالہ کے ملتزم رفیق ذاکر قاری سعید احمد وفات پاگئے۔

برائے تقریب: 0300-1000679

☆ ناظم قرآن اکیڈمی کوٹ ادو مختار جام عابد حسین کی والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تقریب: 0333-4009554

☆ حلقہ گوجرانوالہ، کھاریاں کے ملتزم رفیق محترم بدرالاسلام کی والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تقریب: 0332-5686332

☆ حلقہ اسلام آباد، غوری ٹاؤن کے ملتزم رفیق عبدالماجد قریشی کی والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تقریب: 0300-5529105

☆ قرآن اکیڈمی، لاہور کے ٹیلی فون اپریل یعنی محرومیت کے ہرے بھائی وفات پاگئے۔

برائے تقریب: 0315-5190243

☆ اسلام آباد جنوبی کے مبتدی رفیق مظہر الحنف کے والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تقریب: 0333-0446451

☆ حلقہ ملائکہ، دیر کے ملتزم رفیق سید شیریار جان کے والدہ وفات پاگئے۔

برائے تقریب: 0313-9885147

☆ حلقہ ملائکہ کے ناظم دعوت فیض الرحمن کی بیشیرہ وفات پاگئیں۔

برائے تقریب: 0303-5363968

☆ حلقہ ملائکہ، جوہر غربی کے امیر بی بی محسن کی پچھی وفات پاگئیں۔ برائے تقریب: 0306-3623912

☆ حلقہ چناب جنوبی کے ناظم تربیت محترم عثمان صابر کے سروفات پاگئے۔

برائے تقریب: 0322-6376000

☆ اللہ تعالیٰ حرمیں کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے ڈعاۓ مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ أَغْفِرْ لَهُمْ وَأَزْمَّهُمْ وَأَدْخِلْهُمْ  
فِي رَحْمَتِكَ وَحَسَابَتِكَ يَسِيرًا

# اللہ کی چھانی

بنت نظر اسلام، رفیقہ تنظیم اسلامی، کراچی

پھر کبھی جاری رکھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ یہ اندر ہے، بہرے اور گوگے ہیں۔ یہ Zombies ہیں جن کو بس اپنا پیسے بھرنا ہے، صرف اپنے لیے حیتا ہے، اپنے لیے دوسروں کامال، دوسروں کے حقوق سب کچھ کھا رہے ہیں اور اسی خود غرضی میں امت کے جذبات سے بھی کھل رہے ہیں۔ جبکہ اہل عزہ کے ایمان کا لیوں ایسا ہے کہ وہ تو حقیقت جنت کا دروازہ کھول دیا ہے۔

حالات تیری جنگ عظیم Armageddon

کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں ڈاکٹر اسرار الحمر حرم کی ڈیہروں و دیہیوں موجود ہیں۔ یہ سب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں پھر بھی ہم کیوں نہیں سمجھتے کہ یہ فتنے ہمارے چاروں طرف پھیل چکے ہیں۔ کیوں اتنے اطمینان سے بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا ایمان بھی اہل عزہ جیسا کردے جو دنیا سے بھاگے نہیں بلکہ اپنے پھونکوں کو لے کر جیت رہے۔ اللہ کیا توکل ہے! ہمارے دل بے چیزیں کا شکار ہیں کہ کاش، ہم بھی وہاں موجود ہوتے اور شہادے کے ساتھ شامل ہوتے۔ وہاں پھیلی ہوئی میک کی خوشبو سے ہم بھی مکتے۔ یا اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم باطل کے سامنے نہ کر مقابلہ کریں اور سوائے اللہ کے کسی سے نہ ڈریں۔ یا اللہ آپ دو جان اور عاصر کو نیست، نابود کر دے اور اہل فلسطین کی شہداء کو اپنی بہترین جنت میں داخل کر دے اور ان کے باقی لوگوں کو استقامت عطا فرم۔ یا اللہ مجیدین اسلام کو نصرت عطا کر دیجئے اور ہمیں منافقین کے شرے محفوظ رکیے۔ ہمارے ایمان کی کمزوری دور کر دیجئے۔ ہمارے پھونکوں کو امام مہدی کا ساختی بنایے۔ آمین یا رب العالمین!

## ضرورتِ رشتہ

☆ پرہلی میں مضمونِ رفتہ تنظیم کو اپنے میں، عمر 32 سال، مفتی، کے عقدتاشی (پہلی زوج سے علیحدگی) کے لیے دینی مراجع کی حوال، باپردا اور نیک سیرت لاکی کا رشتہ دکار ہے۔ فیصل آباد ڈیشان اور شاہ کوٹ کے رفتہ رابط فرمائیں۔

برائے رابطہ: 0310-6582184

اشہادار ہیئے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی روں ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری کھولنے کرے گا۔

ہم سے زیادہ یہود نے احادیث پڑھی ہوئی ہیں اور انہوں نے اسی حساب سے اپنی تیاری بھی کر رکھی ہے اور پھر جیوں و لہ آڑو رکی ہیادا لی ہے۔ اس کے بعد سب امریکی افواج کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جب چاہے کسی بھی ملک پر کہیں سے بھی جملہ کر سکتے ہے۔ مسلم مکران اسے اڈے فرما ہم کریں گے۔ یہ بھی سختے میں آیا کہ طالبان نے بھی پڑوی ممالک سے راست مانگا فلسطین جانے کا۔ واللہ عالم! احادیث سے ثابت ہے کہ اسی خطے سے مجاہدین کے گروہوں نے گے جو امام مہدی سے جا کر ملیں گے اور شہزادیوں کو شکست دیں گے۔ وہ وقت ورنہ میں۔

اس وقت مسلم ممالک کی سرحدوں پر پہرہ ہے۔ اس لیے کہ کوئی فلسطین جاہی نہ سکے۔ کیا یہ دیکھتے نہیں کہ فلسطین میں اسرائیلی چارجت اپنے عروج کو پہنچ چکی؟ کیا انہوں نے مرنا نہیں؟ یہ 57 ملکوں میں جو 57 ملکوں میں تقسیم کیا گیا۔ Divide and Rule! پرختی سے عمل چاہتے تھے۔ اس کے لیے انہوں نے کاشور نہیں؟ ان کو ہم کی پیاری لگل چکی ہے۔ آج دنیا ہر حصے میں اپنے پھٹوں بھادا ہے۔ آج بھی بعض لوگ بڑے فخر سے اس بات کا بر ملا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا انگریزوں کی رجحت میں رہے ہیں۔ ان خداوں کی فرماتے ہیں:

﴿وَأَمْتَازُوا الْيَوْمَ أَيْمَانَ الْمُجْرِمِونَ﴾ (شیعین)

”اور (کہا جائے گا) اے مجرمو! آج الگ الگ ہو جاؤ۔“

غور کریں تو اللہ نے دنیا میں ہی الگ کر دیا۔ چھلنی لگی ہے۔ اپنے اردو گرد کیھیں۔ ایک طرف لوگ فلسطین کے غم میں برا برا کے شریک ہیں اور ان کا بس نہیں چل رہا ہے کہ وہ کیا کریں، پھر بھی اپنی ہمت اور استطاعت سے بڑھ کر کچھ کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہیں رکاوٹیں لگا کر چند علاقوں کو no go area بنایا اور کسی سال تک بھتہ خوری بھی کی اور کراچی کا مال خوب مزے سے کھاتے رہے اور باہر بیٹھے بڑے چودھری کو بھی کھلاتے رہے۔ بالکل اسی انداز میں عالمی چودھریوں نے مسلمانوں کو barriers کا کر سرحدوں کے اندر قید کر دیا۔ کوئی ایک ملک سے دوسرے ملک میں بغیر اجازت نہیں جا سکتا۔ کل پرسوں ہی میں نے خبر پڑھی کہ سعودیہ اور شام

this horrendous death toll that has rightly been described as genocide even by Jewish legal experts. The UN Human Rights chief has been equally explicit calling Israel's collective punishment of Palestinian civilians as "a war crime".

So, why is Khan so concerned about the plight of Israeli families whose relatives have been taken captive by Hamas but has little about Palestinian suffering? Mental slaves cannot be expected to adopt morally correct positions. As the ICC's chief prosecutor, Khan's office has "an ongoing investigation with jurisdiction over Palestine that goes back to 2014." He even acknowledged as much on October 30. So what is holding him back from bringing charges against Israeli officials, political and military? Had his office done so, the chances are the zionists would not have perpetrated such horrendous war crimes in Gaza again.

Given the ICC's lack of interest in pursuing Israeli war criminals, is it the right forum to try them or an alternative platform exists?

Craig Murray, the former British ambassador, has argued that the Genocide Convention must be invoked against Israel. Any one of the 149 states party has the right to call out the genocide in progress in Gaza and report it to the United Nations General Assembly. He lays out the scenario.

"If another state party disputes the claim of genocide—and Israel, the United States and the United Kingdom are all states party—then the International Court of Justice (ICJ) is required to adjudicate on 'the responsibility of

a State for genocide'."

Israeli leaders have repeatedly declared their intent to conduct collective punishment and ethnic cleansing of Palestinians, with Israeli Defence Minister Yoav Gallant calling them "human animals" and vowing to "eliminate everything". Benjamin Netanyahu has said that he wants to push the Palestinians into the Sinai Peninsula. Egypt has rejected the ethnic cleansing of Palestinians from Gaza.

When he spoke on October 30, the ICC prosecutor made no mention of the "textbook case of genocide" referenced by Craig Mokhiber, a top UN human rights official who recently resigned in protest over his organization's failure to take action. Other legal experts have been equally explicit.

Given the ICC's reluctance to take action against Israeli leaders, what other option is available to prosecute Israeli war criminals?

The International Court of Justice (ICJ) can be approached. True, it prosecutes states rather than individuals but once a state has been found guilty, then the case against individuals can be pursued at the ICC. This is what happened with the Serbian war criminals.

The case against Israeli state and leaders (political and military) is clear cut. All it requires is for any state party to the Genocide Convention to take the matter to the United Nations General Assembly. From there, it can proceed to the International Court of Justice and then to the ICC.

Courtesy: <https://crescent.icit-digital.org/>

# Prosecution Of Israeli War Criminals

Waseem Shehzad

Three Palestinian human rights organizations and six countries have lodged cases against Israeli political and military rulers for war crimes at the International Criminal Court (ICC). The three Palestinian organizations—Al Haq, Al Mezan and the Palestinian Centre for Human Rights—urged the body to investigate Israel for “apartheid” as well as “genocide” and issue arrest warrants for Israeli leaders.

The six countries that have separately lodged cases include South Africa, Bangladesh, Bolivia, Comoros, Djibouti and Turkiye. Bolivia, a South American country, has even cut off diplomatic ties with the zionist entity. It is the only country to do so although several countries have recalled their ambassadors from Tel Aviv.

South Africa's parliament on November 16 voted to sever ties with Tel Aviv. There has been global revulsion at Israel's barbaric attacks against defenseless Palestinian civilians, the vast majority of them women and children.

While the ICC has been asked to launch an investigation into Israeli war crimes, it is highly unlikely that it will do much about it. The ICC and especially its current chief prosecutor, Karim Khan take their orders from the US and other western regimes.

Since its establishment, only African leaders have been convicted. The only exceptions have been Serbian fascists Slobodan Milosevic,

Radovan Karadzic and Ratko Mladic for their role in the genocide in Bosnia-Hercegovina. Earlier this year the ICC also found Russia ‘guilty of war crimes’ in Ukraine and issued an arrest warrant for President Vladimir Putin.

Israeli war criminals have yet to be investigated, much less prosecuted despite a case being lodged against them for their brutal war on Gaza in 2014. The former chief prosecutor, Fetou Bensouda was far more diligent in pursuing the case. But since her retirement in June 2021 and the Pakistani origin British citizen Karim Khan taking over, the case has gone into cold storage.

Khan who is Qadiani, expressed on October 30 deep sorrow about the “suffering” of Israeli families whose relatives were taken captive by Hamas fighters. “Since the 7th of October,” Khan said, “I really intensified my efforts to get in and access the locations where crimes were committed in Israel, to meet the families of those that are grieving, those that are living with fear, as if time has stood still at an acutely painful moment, waiting for their loved ones, worried ... and praying for their return.”

Only as an afterthought, he added that he had “made every effort to enter Gaza, but it has not been possible”. By then, the zionist war criminals had murdered more than 7,000 Palestinians of whom 70 percent were women and children. Surely, Khan was not oblivious of

Weekly

**Nida-e-Khilafat**

Lahore

# ACEFYL

SUGAR FREE  
COUGH  
SYRUP

Acefyline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین  
کھانسی کا شربت  
**شوگرفی**  
میں بھی دستیاب ہے

بر قسم کی کھانسی میں  
یکسان مفید

